Vol. I
No. 33



Friday
9th April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGE
Presentation of the Report of the Committee on Petitions ..	2078
Discussion on the Resolution re: Pakistan-U.S. Military Pact ..	2078-2120
Half-an-hour-discussion	2120-2127

Note :—*At the commencement of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 9th April, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS & ANSWERS

(See Part I).

Presentation of the Report of the Committee on Petition.

Shri Pampan Gowda (Manvi) : I, the Chairman of the Committee on Petitions present this Report to the House on the following petition scrutinised by the Committee on the 6th April, 1954.

Petition.—The Subject matter of the petition, which was presented to the House by Shri V. D. Deshpande, M. L. A., is 'Lathi Charge on Hotel Workers of Secunderabad'. This is signed by 232 persons.

The petition is in conformity with the rules and the Committee decided that it be circulated *in ex tenso* to the Members.

Mr. Speaker : Report presented.

Discussion on the Resoluation Regarding Pakistan-U. S. Military Pact

Shri J. Annand Rao (Sircilla-General) : Last time, I was speaking, Sir, I did not finish my speech, when the House adjourned. I have to continue it.

Mr. Speaker : Yes, the hon. member may continue.

شری پنڈم واسودیو (گجویل) - اسپیکر سر - میں نے ہاف این اور ڈیبٹ (Half an hour debate) کیلئے نوٹس دی ہے ....

Mr. Speaker : That will be taken up in the evening.

* شری جے - انند راؤ - مسٹر اسپیکر سر - گزشته مرتبه اس ریزولیوشن کے تعلق سے میں یه عرض کررها تها که امریکن سامراج پاکستان سے ملٹری معاهده کررها ہے - اسکی وجه سے امریکه کی ملٹری وهاں آرهی ہے - واقعه یه ہے که امریکه میں اوور پروڈکشن (Over Production) هورها ہے اور وه اپنے مال کیلئے مارکٹ چاهتا ہے - هم جانتے هیں که چائینا اسکے هاتھ سے نکل چکا ہے - اور دوسرے ممالک میں بھی اس کا مارکٹ نہیں رها - جسکا نتیجه یه ہے که وهاں کارخانے بند هورہے هیں اور ۳۰ لاکھ لوگ بیروزگار هیں - انہیں روزگار فراهم کرنے کا سوال ہے - وهاں کے مناپلسٹس (Monopolists) اور کیاپلسٹس (Capitalists) کیلئے یه بڑا اهم سوال ہے - جرمنی کی گزشته جنگ میں همنے دیکھا که وه‌بھی مارکٹ‌چاهتا تھا - امریکه کے کارخانے جو جنگی سامان تیار کررہے تھے دنیا کے امن پسندوں نے اندولن کر کے کوریا کے جنگ کو بھی ختم کروادیا - ان حالات میں امریکه چاهتا ہے که دنیا کے سارے ممالک کو غلام بنا کر وهاں سے اپنا لوٹ کھسوٹ جاری رکھے - اسکے خلاف غریب - مزدور - کسان امن پسند افراد اندولن کررہے هیں - اور اسکے مقابله کیلئے تیار هورہے هیں - کیونکه پاکستان کو تو امریکه نے اپنے پھندے میں لالیا - اس ایوان کے آنریبل ممبرس جانتے هیں که پاکستان تو اس پھندے میں آچکا ہے - اسلئے که آنریبل ممبرس کو معلوم ہے که هندوستان میں کانگریس کی آزادی کی جو جد و جہد اور ٹریڈیشنس (Traditions) رہے پاکستان کے حکمران طبقے کے تو نہیں رہے - یہی وجه ہے که پاکستان کا حکمران طبقه بہت جلد امریکه کے جال میں آیا - پاکستان کا حکمران طبقه یه سمجھتا ہے که اس طرح انکے هندوستان سے جو نزاعات یا تعلقات میں پیچیدگیاں هیں وه اس قوت کے ذریعه حل هوجائینگے - پاکستان کے پرائیم منسٹر محمد علی نے صاف الفاظ میں یه بتایا که جسوقت تک هم اسطرح طاقتور نہونگے کشمیر اور پانی کا مسئله حل نہوگا - اس سے صاف ظاهر ہے که اگریسیو ڈزائین (Aggressive design) کے تحت انہوں نے مدد حاصل کی ہے - لیکن آج ایشیا کے سارے ممالک انڈو چائینا - لنکا - انڈیا - چائینا - پرشیا - اور ساوتھ ایسٹ ایشیا کے سارے ممالک صدائے احتجاج بلند کررہے هیں - کیونکه اس سے نه صرف پاکستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا جارها ہے بلکه سارے ایشیا کے لئے یه خطره کا باعث ہے - اسکا نتیجه یه هوا که خود پاکستان کے عوام نے اسکا جواب دیدیا اور مشرقی بنگال کے الکشنس میں نیم حکومتی پارٹی کو ایسی زبردست هار هوئی که ۳۰۰ کے مقابله میں اسکے ۹ ممبرس سے زائد منتخب نہوسکے - اور وهاں الکشن کی ۹۰ فیصد بنیاد فارین (Foreign) امداد هی تھی - حکمران پارٹی کو معلوم هوگیا که عوام کیا چاهتے هیں - اور انکے بارے‌میں ایشیا هی کے نہیں بلکه خود اپنے عوام کیا رائے رکھتے هیں - اس نتیجه سے وهاں کے حکمران اسقدر گھبرائے که مغربی پاکستان‌میں اگر الکشن هوتو اسکا نتیجه بھی انکی نگاهوں کے سامنے آگیا - اور آج یه حالت ہے که وه وهاں چالبازیاں

کر کے انکسن بھی نہیں کرنا چاھیے - وہ امریکہ کی سازش میں آچکے ھیں - ان ھی حالات میں امریکہ نے ھائیڈروجن بم کی قوت کی آزمائش کی اور یہ بتا دیا کہ ھائیڈروجن بم کسقدر تباہ و برباد کرنے والا ھتیار ہے - ھائیڈروجن بم کے بارے میں مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام آنریبل ممبرس اسکی تفصیلات جانتے ھیں - لیکن میں اتنا ھی کہونگا کہ ۱۹۴۵ء میں ھیروشیما پر جو ایٹم بم برسایا گیا تھا اس سے یہ ۱۰۰ گنا بڑھکر طاقتور بیان کیا جاتا ہے ظاھر ہے کہ اس وقت ایٹم بم سے ۷۵ ھزار لوگ کام آئے تھے اور دو سو ھزار لوگ اس سے متاثر ھوئے تھے - سائینٹسٹس کا دعوی ہے کہ اب جسکا تجربہ کیا گیا ہے اس سے ۱۰ گنا بڑھکر استعمال کیا جاسکتا ہے - اسکا مطلب صاف ظاھر ہے کہ جو ممالک اس کے جال میں پھنسنے نہ پائے ھیں انہیں ڈرا دھمکا کر دائمی غلام بنالیا جائے - اس کے خلاف سارے عوام میں ایک بیداری پیدا کرنا ہے - حال ھی میں پارلیمنٹ میں پنڈت جواھر لعل نہرو نے اسبارےمیں اپنے خیالات کا اظہار کیا - اس کے پیش نظر ھمیں اس سلسلے میں بہت بڑے پیمانے پر اندولن کرنے کی ضرورت ہے اسکے علاوہ ھند اور پاکستان میں جو امریکن آبزرورس ھیں انہیں بھی غیرجانبدار نہیں سمجھا جاسکتا - پنڈت نہرو کا یہ جذبہ قابل مبارکباد ہے جسکے تحت انہوں نے امریکہ کے پریسیڈنٹ کے مدد کے آفر (Offer) پر یہ جواب دیا کہ ھم کسی کی مدد کے بل بوتے پر اپنی آزادی برقرار رکھنا نہیں چاھتے - حال ھی میں پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں ھائیڈروجن بم سے متعلق بھی کہا کہ یہ تباہ کن ھتیار کی جو آزمائش کیجارھی ہے وہ عوام کے مخواھشات کے خلاف ہے - ایشیاء کے تمام امن پسند افراد نے اس خیال کی تائید کی - ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے میں آئندہ بڑے پیمانے پر اندولن کیا جائے - اور ھمیں اس مقصد کیلئے آگے بڑھنا چاھئے -

میں صرف اور دو باتیں کہنا چاھتا ھوں - گزشتہ مرتبہ اوس جانب کے بعض آنریبل ممبرس نے یہ شکوک و شبہات ظاھر کئے کہ امریکہ کے ساتھ ساتھ رشیا کا بھی سوال ہے - میں کہونگا کہ اس شبہ میں کوئی صداقت نہیں ہے - ھوسکتا ہے کہ یہ شبہ غلط ھو یا صحیح بھی ھو - اس سلسلے میں حالات کا جائیزہ لیکر دیکھنا چاھئے - گزشتہ جنگ میں سب سے زیادہ نقصان سوویٹ رشیا ھی نے اٹھایا ھم جانتے ھیں کہ جب جرمنی نے رشیا پر حملہ کیا تھا تو برطانیہ نے یہ کہا کہ رشیا جرمنی کوختم کرنا چاھتا ہے حالانکہ آخر آخر میں رشیا لڑائی میں شریک ھوا اور اسکو کافی نقصانات برداشت کرنے پڑے - رشیا میں جو گوریلا جنگ ھوئی اسوقت رشیا کوساری قوت صرف کرنا پڑا اسکے باوجود دنیا میں آج کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی کہ جنگ سے فارغ ھونے کے بعد ھی وہ تعمیری کاموں میں مصروف ھوگیا - حالانکہ خوفناک جنگ اور بربریت کا اسکو سامنا کرنا پڑا تھا - میں یہ کہونگا کہ سوویٹ رشیا جنگ کیلئے اپنی قوت نہیں خرچ کررھا ہے بلکہ تعمیری کاموں کیلئے خرچ کررھا ہے - جنگ کے بعد مارکٹ کی جو حالت ھوجاتی ہے وھاں نہیں ہے وھاں کے عوام خوشحالی کی زندگی بسر کررہے ھیں - لیونگ اسٹنڈرڈ (Living Standard)

بہت بہتر ہے اور قوت خرید کو بڑھانے کی مسلسل کوشش کیجارہی ہے - اور وہ اس کے کوشاں ہیں کہ وہاں کے عوام امن و چین کی زندگی بسر کرسکیں - کیونکہ وہ جنگ کے خلاف ہیں - جو لوگ بھی ہندوستان سے وہاں گئے ہیں انہوں نے وہاں سے آنے کے بعد اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہاں جنگ کی باتیں نہیں ہوتی ہیں اور نہ انکے ایسے ارادے ہیں - چنانچہ راج کماری امرت کور نے بتایا ہے کہ وہ کسطرح ترقی کررہے ہیں - وہاں کے لوگ امن کیلئے کسقدر بیتاب ہیں - اسیطرح صاف صاف طور پر کمار ابا وغیرہ نے بھی رشیا کے بارے میں کہا ہے کہ وہاں جنگ کی باتیں نہیں کیجاتی ہیں - وہاں کے لوگ جنگ کے خواهشمند نہیں ہیں بلکہ امن چاہتے ہیں - رشیا نے کہا کہ امن کے قیام کیلئے پانچ بڑے ممالک میں معاهده ہونا چاہئے اور صیانتی کونسل کی نگرانی میں یہ چیز عمل میں آنی چاہئے - اسطرح امن کیلئے وہ (۹) سال سے برابر لڑ رہا ہے - ان تمام حقائق کے پیش نظر جسوقت دنیا کی اوس عظیم ہستی پرائیم منسٹر آف رشیا کا انتقال ہوا تو پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ آج ہم اوس ہستی کو کھو بیٹھے ہیں جو دائمی امن کی علمبردار تھی - اسکے علاوہ روزانہ جو مسائل پیش آتے ہیں انکے سامنے رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ ایک زمانے سے رشیا کا جنگ کے بارے میں کیا طریقہ رہا ہے اور وہ کسقدر امن پسند اور امن کا کوشاں ہے - اسی لئے پنڈت نہرو نے کہا کہ آج اوس ہستی کو کھوبیٹھے ہیں جو دنیا میں امن کی علمبردار تھی - ان تمام باتوں سے ظاہر ہوگیا کہ ہمکو خطرہ نہ چائینا سے ہے اور نہ رشیا سے بلکہ امریکہ سے ہے - ایسے مسئلہ سے متعلق جو ہماری جان و مال کا مسئلہ ہے بلا کسی ہچکچاہٹ کے ہمیں رزولیوشنس منظور کرنا چاہئے اور اتحاد عمل کے ساتھ پنڈت نہرو کے احکام کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ جلسے کرنا جلوس نکالنا اور رزولیوشنس پاس کر کے انکو پریسیڈنٹ (President) کے پاس بھیجدینا چاہئے -

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہمیں خطرات باہر سے نہیں ہیں - ظاہر ہے کہ پاکستان پیدا ایک مسلمہ کنٹری ہے لیکن یہاں کے کمیونل آرگنائیزیشنس (Communal Organisations) جیسے کہ ہندو مہاسبھا وغیرہ کی طرف سے کچھ ہندو مسلم فسادات کرنے کی کوشش کیجاتی ہے - چنانچہ کریمنگر میں دس سال سے انکا کوئی آرگنائیزیشن نہیں تھا لیکن اب قائم کیا گیا ہے اور ایسی تقریریں کیگئی ہیں جن سے ہندو مسلم فسادات پیدا کرنے کیلئے بیج بوئے جائیں - اس قسم کے فرقہ وارانہ عناصر سے ہم کو ہوشیار رہنا چاہئے - یہ ہندو مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے پاکستان اور ہندوستان کا مسئلہ نہیں ہے یہ تو سامراج کا مسئلہ ہے - غلامی کا مسئلہ ہے - سامراجی یہ چاہتے ہیں کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑیں - وہ چاہتے ہیں کہ خود تو آزاد رہیں اور دوسروں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑدیں - اسلئے اس موقف سے باخبر ہوکر گزشتہ حالات سے سبق لیکر اور آنے والے حالات کا اندازہ کر کے ہمیں چاہئے کہ ہوشیار ہوجائیں - انگلینڈ کی پالیسی تو ڈیوائیڈ اینڈ رول (Divide and rule) کی پالیسی تھی اوسی طرح کی

پالیسی امریکہ بھی اختیار کرنا چاہتا ہے - اسلئے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے - پاکستان اور ہندوستان میں پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے وقت جو المناک واقعات پیش آئے تھے انکا ذکر میں یہاں کرنا نہیں چاہتا - خدا کرے کہ ویسے حالات یہاں پیش نہ آئیں - اسکے لئے ہمیں انسدادی تدابیر اختیار کرنا چاہئے - بعض لوگ ایسے مسلمانوں کو جو کم بیدار رہتے ہیں بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ باور کراتے ہیں کہ پاکستان حملہ کرنے والا ہے وغیرہ وغیرہ لیکن میں کہونگا کہ حیدر آباد کے مسلمانوں کے جذبات اب بیدار ہوچکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں فیوڈل ایلمنٹ (Feudal element) نے کسطرح انہیں بھڑکا کر تباہ کیا ہے - وہ اب ایسی باتوں میں آنے والے نہیں ہیں -

اسکے بعد مجھے ایک اور بات عرض کرنی ہے وہ یہ کہ گزشتہ مرتبہ جب اس مسئلہ پر بحث ہورہی تھی تو ٹریژری بنچ کے ایک آنریبل ممبر نے کہا تھا کہ جب غیر متوقعہ حالات پیدا ہوجائیں اور جنگ دروازے پر آجائے تو ایسے تشویشناک حالات میں تمام پارٹیوں کو متحدہ طور پر ملکر رہنا چاہئے اور پنڈت نہرو کی فارین (Foreign) پالیسی کو قبول کرنا چاہئے - ایسے حرکات جن کے نتیجہ کے طور پر لاٹھی چارج ہورہی ہے - ٹیر گیس (Tear Gas .) کا استعمال ہورہا ہے ان تمام باتوں سے احتراز کرنا چاہئے - آنے والے حالات کے پیش نظر ان تمام چیزوں کو سنبھالکر لے چلنا چاہئے - اگر اس قسم کے اختلافات رہینگے تو ٹھیک نہیں ہوگا - اسطرح کا خیال ٹریژری بنچ کے ایک آنریبل ممبر نے ظاہر کیا تھا - میں یہ عرض کرونگا کہ یہاں مزدوروں اور محنت کش عوام کے جو مسائل ہیں اونکے جو مطالبات ہیں انکو منوانے کیلئے پارٹیاں اس قسم کی جدو جہد کرتی ہیں لیکن یہ ایسے مسائل ہیں کہ ان مسائل سے تزاد پیدا کرنے والے نہیں ہیں - ہمیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ جن محنت کش عوام کے بل بوتے پر ہم آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے یہ ساری کوششیں کررہے ہیں اونکے جائز مطالبات کو قبول کرنا اور اونکو خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کے موقع دینا اور اسکے لئے ضروری تدابیر کا اختیار کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے - تاوقتیکہ ایسا نہ کیا جائے وہ ہم سے کسطرح کواپریشن کرینگے - ان معاملات پر توجہ کیجائے تو دشمن کے دروازے پر آنے کی صورت میں ہم اسکا مقابلہ کرسکینگے - اور اتحاد عمل کا ثبوت دے سکینگے - جو جائز مطالبات پیش کئے جاتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ انکے مطالبات کی تکمیل کریں - اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - مسٹر اسپیکر سر - ہاوز کے سامنے اسوقت جو رزولیوشن ہے وہ ایک اہم رزولیوشن ہے اور اس مسئلہ سے متعلق نہ صرف ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اخباروں اور جلسے و جلوسوں کے ذریعہ اظہار خیال کیا گیا ہے بلکہ بڑے بڑے پالیٹیشنس (Politicians .) اور منسٹروں نے بھی اسپر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ - تاریخ کے پرچے میں یہ خبر

بھی آئی ھے کہ یو۔ پی کی لیجسلیٹیو کونسل نے اس قسم کا رزولیوشن پیش کیا اور کانگریس پارٹی نے بھی اپنا سپورٹ دیکر اسکو پاس کرایا ۔

پاکستان اور امریکہ میں جو پیکٹ ھوا ھے اوسکا مقصد کیا ھے ۔ کس غرض کیلئے یہ کیا گیا ھے ۔ اور جو وجوھات ظاھر میں بتائے جاتے ھیں اسکے درپردہ وھی وجوھات ھیں یا دوسرے ۔ پاکستان کے پرائیم منسٹر نے اس پیکٹ کا اعلان کرتے ھوئے کہا کہ مسلم کنٹریز کے اتحاد کیلئے ترکستان اور پاکستان کا یہ پیکٹ ھوا ھے ۔ ظاھر ھے کہ امریکہ سے پیکٹ نہ کرتے ھوئے ترکستان اور پاکستان کا پیکٹ ھوا ھے ۔ مسلمانوں کے سامنے یہ کہا جاتا ھے کہ مسلمانوں کو مضبوط کرنے کیلئے یہ پیکٹ کیا جارھا ھے ۔ لیکن خوش قسمتی یہ ھے کہ بہت سے مسلم راشٹروں نے اس سے اختلاف کیا ھے ۔ وجوھات جو بتائے گئے ھیں وہ یہ ھیں کہ پاکستان کو مضبوط کرنے کیلئے اور پاکستان پر بیرونی متوقعہ حملے سے بچاؤ کیلئے یہ پیکٹ کیا گیا ھے ۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سے ممالک پاکستان پر حملہ کرنے والے ھیں ۔ امریکہ کہتا ھے کہ رشیا سے اور چین سے اوسکو ڈر ھے ۔ پاکستان بھی یہ کہتا ھے کہ رشیا اور چین سے حملے کا امکان ھے ۔ ھندوستان کا نام نہیں لیا جاتا ۔ لیکن جغرافیائی حیثیت اورسرحدوں کے نقشے پر نظر کریں تو معلوم ھوگا کہ پاکستان کے بارڈرس چین سے اوتنے ملے ھوئے نہیں ۔ جہاں بھی اوسکے بارڈرس ملتے ھیں وھاں بڑے پہاڑ ھیں ۔ اس لئے چائنا پاکستان پر حملہ نہیں کرسکتا ۔ لیکن امریکہ کا نقطہ نظر بارڈر کے ملے ھوئے ھونے کی وجہ سے ھے ۔ اگر چائینا سے ڈر ھوتو وہ ھندوستان کو ھوسکتا ھے ۔ لیکن امریکہ کا یہ کہنا کہ پاکستان کو بیرونی حملہ آوروں کا ڈر ھے اس لئے ھم اوسکو مضبوط کررھے ھیں ۔ یہ غلط ھے ۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ پاکستان پر چائنا یا رشیا حملہ کریگا یہ خیال ایک دیوانہ پن ھے ۔ خود پاکستان کے اخباروں مثلا پاکستان ٹائمز نے لکھا ھے کہ رشیا یا چائنا کے خواہ کچھ بھی خیالات ھوں وہ پاکستان پر حملہ نہیں کرینگے ۔ حملہ کرنے کا خیال دیوانہ پن ھے ۔

دوسری چیز یہ ھے کہ یہ پیکٹ کوئی علحدہ پیکٹ نہیں ھے بلکہ انتر راشٹریہ زنجیر کی ایک کڑی ھے ۔ سکنڈ ورلڈ وار شروع ھوا تو ھٹلر بھی رشیا کے خلاف لڑنے والا تھا ۔ اور یہ کہتے ھوئے اوس نے امداد لی ۔ لیکن جنگ دوسرے میدان میں شروع ھوئی ۔ اور رشیا ۔ انگلینڈ اور امریکہ کا الائنس ھوا ۔ جب جنگ ختم ھوئی اور رشین ملٹری نے جرمنی فوجوں کو ختم کیا تو یہ سوچا جانے لگا کہ رشیا کا نیا فلسفہ کیپٹلسٹوں کو ختم کر کے رھیگا اس لئے اوسکو کسی نہ کسی طرح برباد کیا جائے اوس وقت جو کام ھوا تھا اب بھی جاری ھے اور نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (North Atlantic Treaty Organisation) کا قیام عمل میں آیا ۔ امریکہ نے پیسیفک ڈیفنس آرگنائزیشن (Pacific defence Organisation) بنانے کی بھی کوشش کی ۔ لیکن ھندوستان نے اسکو نہیں مانا ۔ اور کہا کہ وہ کسی بلاک میں شریک نہیں ھوگا ۔ امریکہ نے مڈل ایسٹ میں کوئی ایسی آرگنائزیشن قائم کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اوس میں بھی ناکام رھا ۔ امریکن پالیٹیشنس یہ سوچ

ہے ہیں کہ برٹش امپیریل ازم (British Imperialism) ختم ہوجانے کے بعد اوس کی ملٹری جو پولیس کی طرح ایشیا کو گارڈ کررہی ہے اوسمیں جو ویکیوم (Vaceum) پیدا ہوگیا ہے اوسکو پر کیا جائے - پنڈت جی نے اپنی پارلیمنٹ والی اسپیچ میں رابرٹسن اسسٹنٹ سکرٹری آف اسٹیٹ فار ایسٹرن آفیرس کی تقریر کا حوالہ دیا جو انہوں نے یہاں کے انگریزی اسپیکنگ کے لوگوں کے سامنے کی تھی - جسمیں رابرٹسن نے کہا تھا کہ

" The quickest way to turn Asia over to the Communists would be for the Western Powers to act as if they were moving in on Asia once more or trying to cut themselves a slice of Asia" .

کمیونسٹوں کے خلاف ایشیا کو بچانے کے لئے پھر ایک مرتبہ ایشیا کو اکوپائی (Occupy) کرنا چاہئے - کیونکہ اوسکو چائنا کا خطرہ ہے - لیکن یہ بھی احساس اون کا ہے کہ ایشیا کا کوئی ملک آج کسی کی غلامی کو پسند نہیں کرتا - کسی ملٹری پاور کو اپنے ملک میں آنے دینا نہیں چاھتا - مصر میں بھی سوئز سے برٹش ملٹری کو ھٹانے کے لئے کافی جد وجہد کیجا رہی ہے - ایران میں بھی آئل انڈسٹری کو نیشنالائز کرنے اور برٹش وسٹڈ انٹرسٹس کو وھاں پر ختم کرنے کی جد و جہد کیجارھی ہے - ہندوستان بھی اپنے ملک میں امریکن ملٹری کو آنے دینے کے لئے تیار نہیں ہے - انڈونیشیا اور برما بھی ایسے ممالک ہیں جہاں بیرونی ممالک کی ملٹری کا پوتر قدم نہیں پہنچ سکا - یہاں کشمیر ایک ایسا پرابلم ہے جس کو ہندوستان اور پاکستان ایک بڑا اور اہم پرابلم سمجھتے ہیں - پنڈت جی نے اس پیکٹ کے وجود میں آنے کے بعد کہدیا ہے کہ اب امریکن کشمیر میں نیوٹرلس (Neutrals) کی حیثیت سے باقی نہیں رہے - گو امریکن سیاست دانوں نے کہا ہے کہ ہم ہندوستان کو بھی ملٹری ایڈ دینگے - لیکن امریکن جس پائنٹ آف ویو کو لیکر پاکستان کو امداد دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ رشیا اور چائنا کے اطراف ایک کڑی بنادیجائے - اور وھاں سے اٹیم بم یا کوئی اور بم اون کے خلاف استعمال کرسکیں - چنانچہ جاپان میں بھی اون کے ملٹری اڈے ہیں - مڈل ایسٹ میں چونکہ ان کے اڈے نہیں تھے اس لئے امریکہ نے پاکستان کا سہارا لیا اور وھاں وہ کامیاب ہوگیا - پاکستان والے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگر ملٹری ایڈ اون کو مل جائیگی تو اون کی ملٹری کی طاقت ہندوستان سے بڑھ جائیگی اور کشمیر کا پرابلم پاکستان کے موافق حل کیا جاسکیگا - یہ تو صحیح ہے کہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے یہ یقین دیا ہے کہ یہ ایڈ کشمیر میں استعمال نہیں ہوگی - اس کو پنڈت جی نے اپنی اسپیچ میں بھی رفر کیا ہے - ہمارے پاس امریکہ کے جو امبیسڈر مسٹر ایلن ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ یہ ایڈ ہندوستان کے مقابلہ میں استعمال نہیں کیجائیگی - مسٹر ایلانٹ جو کونسلر ٹو دی امریکن ایمبیسی ہیں انہوں نے بھی ایک مرتبہ کہا کہ اگر یہ ایڈ پاکستان نے ہندوستان کے خلاف استعمال کی تو ہم پوری قوت سے اوسے روک دینگے -

لیکن یہ لفظی تیقن ہے جس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا - پہلے جب پاکستان کے رضاکار کشمیر میں آگئے تھے تو انہوں نے کیا کیا - یو - ین - او میں پنڈت جی نے اس معاملہ کو پیش کیا حالانکہ یہ پرابلم وہاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن پنڈت جی نے اپنی صداقت پسند پالیسی کے تحت اوسکو یو - این - او میں پیش کیا لیکن وہاں بھی یہ اینگلو امریکنس یہ ڈکلیر (Declare) نہیں کرسکے کہ واقعی پاکستان اگریسر (Aggressor) ہے - اس لئے میں یہ کہونگا کہ آئندہ جب بھی موقع آئیگا پاکستان اپنی ملٹری آرگنائزیشن سے حملہ کریگا - اوس وقت یہ نیوٹرلس کیا اس امر کا تصفیہ کرسکینگے جو بم پاکستان کی طرف سے وہاں پھینکا گیا وہ امریکہ کا بنا ہوا تھا یا پاکستان کا - جو ہوائی جہاز کشمیر پر بمباری کرینگے تو کیا اون کے متعلق یہ کہا جائیگا یہ امریکہ کے بنے ہوئے ہیں یا پاکستان کے - اس لئے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ وہ ایڈ کشمیر میں استعمال ہوگی یا نہیں - یہ باتیں جو امریکہ والے کررہے ہیں محض کروکوڈائل ٹیرس (Crocodile tears) ہیں - یہ ظاہری ہمدردی ہے - یہ جھوٹے الفاظ ہیں یہ سیاسی مدبروں کے الفاظ ہیں جن پر یقین نہیں کیا جاسکتا - بہ ظاہر تو یہ جو ایڈ دیجارہی ہے وہ امریکہ سے چائنا یا رشیا کے مقابلہ کے لئے دیجارہی ہے - لیکن پاکستان کا بالکل یہ مقصد ہے کہ اوس سے ہندوستان پر دباو ڈالا جائے - چنانچہ کراچی میں جو امریکن سفیر ہیں انہوں نے پریس کو انٹرویو دیتے وقت دوسرے الفاظ میں یہی کہا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان پاکستان کے خلاف حملہ کریگا تو یقیناً یہ ایڈ استعمال کیجائیگی حالانکہ ہندوستان نے کبھی پاکستان کے خلاف حملہ کرنے کا خواب بھی نہیں دیکھا - ہمارے ہی حالات ایسے ہیں کہ ہم کو اپنا ہی مکان سدھارنا ہے - ہم پاکستان پر حملہ کر کے اور اوسکو لیکر کیا کرینگے - مقصد یہ ہے کہ اینگلو امریکنس کسی نہ کسی صورت سے ہندوستان کو اوسکی نیوٹرل پالیسی سے ہٹا کر اپنے بلاک میں لیجانا چاہتے ہیں - اور یو - ین - او میں اپنے لئے اوس کا ووٹ حاصل کیا جائے - پاکستان کو ایڈ دیکر تو انہوں نے یو - ین - او میں اپنا ووٹ بڑھانے کی کوشش کی ہے - اور پاکستان کو اپنا ساتھی بنالیا - لیکن یہ چیز پاکستان کی آزادی کے لئے خطرہ کا باعث ہوگی - یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ پنڈت جی اس پر کیوں اعتراض کررہے ہیں پاکستان آزاد ہے کسی سے بھی پیکٹ کرسکتا ہے - لیکن میں کہونگا کہ اس اٹامک ایج (Atomicage) میں کوئی ایک دوسرے سے الگ نہیں رہ سکتا اپنے گھر میں نہیں چاہے تو ننگا رہ سکتا ہوں یہ کہنے کے دن چلا گئے - سیول لبرٹیز کے تحت مکانات بناتے وقت بھی پڑوسی کے مکان کا خیال کرنا پڑتا ہے - یہ تو ایشیا کے پورے ممالک کا معاملہ ہے - چنانچہ انڈو چائینا میں جھگڑے ہورہے ہیں تو ہندوستان اس کے متعلق فکر کرتا ہے - جب تک فرنچ امپریلسٹوں کی کالونیز رہینگی ایشیا کو آزاد نہیں سمجھا جاسکتا - جاپان میں بھی یہ کوشش کی جارہی ہے کہ امریکن اڈوں کو وہاں سے برخواست کیا جائے - اس لئے پاکستان کا یہ کہنا کہ ہم اپنی آزادی کو مضبوط کرنے کے لئے یہ اقدم کررہے ہیں غلط ہے - اونکی آزادی کی حفاظت ہونے کی بجائے اونکی آزادی

خطرہ میں پڑجائیگی - اس لئے ایشیائی ممالک کا یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کو ایسے نہ بنائیں - پہلے بھائی۔برادرانہ حیثیت سے اوسکو سمجھائیں اگر وہ نہ مانے تو دوسرا قدم اٹھایا کیا جائے اور اوسکے بعد یہ دیکھے کہ اوس کے اثرات کیا ہوتے ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امریکنس تو ایڈ دینے کے عادی ہوچکے ہیں - اون کو کمزوروں کو مدد دینے کی عادت ہوچکی ہے - رابرٹسن نے کہا ہم نے کئی ملکوں کو مدد دی ہے کئی ممالک کو اکنامک ایڈ اور ملٹری ایڈ دی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے امریکہ کے پاس خرچ کرنے کے لئے گنجائش نہیں ہے اس لئے وہ دوسرے ملکوں پر خرچ کررہا ہے - لیکن در اصل وہ تو ساہوکاروں کی چال چل رہا ہے - پیسہ دیکر اپنے کہنے پر اون ملکوں کو چلانے کی کوشش کررہا ہے - انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ

"It is much easier for us to provide weapons, however costly the operation may be, than to provide conviction and faith."

امریکن ریویلیوشن (Revolution) کے بعد امریکہ کی آزادی فراٹرنیٹی - لیبرٹی اور ایکویلیٹی کی بنیادوں پر قائم ہوئی تھی - وہ کہتے ہیں کہ کنوکشن (Conviction) اور فیتھہ (Faith) تو نہیں دے سکتے لیکن ایروپلینس اور ملٹری اکوپ منٹ (Military equipment) آسانی سے دے سکتے ہیں - چنانچہ انڈو چائینا میں چین کے حملہ کے ڈر سے فرنچ امپریلیسٹوں کی سائیڈ لے رہے ہیں اور وہاں امریکنس ایک ہزار ملین ڈالر خرچ کررہے ہیں - وہاں ملٹری ایڈ بھی بھیجی جارہی ہے - میں ہاوز سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی کمزور ملک کسی بڑے ملک سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے ملک سے امداد حاصل کرے تو کیا وہ بری چیز ہے - آج فرنچ امپریلیسٹوں سے آزادی حاصل کرنے کےلئے چین سے امدادی لی جارہی ہے تو یہ فرنچ امپریلسٹوں کی مدد اینگلو امریکنس کررہے ہیں - ہندوستان کی جدو جہد آزادی کے زمانے میں بھی سوباش جی نے خود جاپان اور جرمنی سے مدد لیکر ہندوستان کو آزاد کرنے کے متعلق کہا تھا - چنانچہ آج اون کا نام ہندوستان میں پاپولر (Popular) ہے - اسی طرح انڈو چائینا میں بھی ویٹ نام چائنا کی مدد سے ملک کو آزاد کرنا چاہتے ہیں اوس وقت امریکہ امپریلیسٹ قوتوں کو نہیں روکتا - مصر میں سوئز سے برٹش ملٹری کو نکالنے کے لئے امریکہ برطانیہ سے یہ نہیں کہتا کہ وہاں سے ملٹری نکال دیجائے - اس وقت اون پر امریکہ پریشر نہیں ڈالتا - یہ ایسی چیزیں ہیں جس کی وجہ سے ہم امریکہ کے دئے ہوئے تیقنات پر بھروسہ نہیں کرسکتے - اون کے تیقنات صحیح نہیں ہوتے ہیں - پرسیڈنٹ آئزن هوور نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان کو ہم نے ایڈ دی ہے تو ہم آپ کو بھی ایڈ دیں گے - ممکن ہے بعض لوگ اس کے متعلق یہ کہیں کہ امریکن ایڈ لینے میں کیا حرج ہے - لیکن اس سلسلہ میں پنڈت جی نے جو اسٹانڈ

(Stand) لیا ہے وہ بہت صحیح ہے - انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ اگر امریکہ کی ملٹری یہاں آجائیگی اور ایک مرتبہ اگر اون کے اڈے یہاں قائم ہوجائیں گے تو ہم غلام ہو جائینگے اور ہماری فارین پالیسی آزاد نہیں رہ سکتی - جب آپ نے پاکستان کو ایڈدی تو ہم اوس کی مخالفت کررہے ہیں پھر ہم اوسی ایڈ کو کیسے قبول کرسکتے ہیں - اگر ہم اوس کو قبول کریں گے تو ہم ہیپو کریٹس (Hypocrites) اور اپرچونسٹس (Opportunists) بن جائینگے - پنڈت جی نے یہ جو کہا وہ بہت اچھا اسٹانڈ تھا - یہاں اس ہاؤز میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام پارٹیز کے تمام لوگ پنڈت جی کا جو موجودہ اسٹانڈ ہے اس کو سپورٹ کریں - ہمارے آپسی اختلافات ہوسکتے ہیں - فائیو ایر پلان کے بارےمیں ہم پنڈت جی سے اختلاف کرسکتے ہیں - انڈسٹریز کے بارےمیں ہم اختلاف کرسکتے ہیں لینڈ ریفارمس سے متعلق اختلافات ہوسکتے ہیں - اس ہاؤز میں جو ٹیننسی لیجلیشن پاس ہوا اس پر ہمارے کافی اختلافات تھے لیکن جہاں ملک کی آزادی خطرہ میں پڑتی ہے تو ہمیں ان اختلافات کو بالائے طاق رکھکر ایک نقطعہ نظر سے سوچنا چاہیئے -

ایک اور چیز جو میں ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پاک امریکن پیاکٹ پر خود پاکستان کے عوام اختلاف کرتے ہیں - ان کا کہنا ہے کہ اگر ہماری آزادی میں تھوڑی سی بھی کمی ہوتی ہے یا اس پر اثر پڑتا ہے تو اسکی مخالفت کریں گے - اس ضمن میں ایک مشہور اخبار "پاکستان ٹائمز" کے کیا تاثرات ہیں وہ ہاؤز کے سامنے رکھتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کروں گا -

The Times of India dated February 27, 1954, under the caption "*Pakistan tied up to U. S. cold war chariot*', writes as follows :

"Writting editorially under the caption : 'Mutual Security'' the paper (Pakistan Times) said,'...Why should we accept aid on terms and conditions which will affect our domestic and foreign policies, tie us up to America's cold war chariot, and create the threat of our embroilment in wars in which we have no interest ?'......'The U. S. Pakistan agreement under the Mutual Security Act will, Washington hopes, give America control of important bases and a first class fighting force and another certain vote in the United Nations !......Continuing, the Pakistan Times said, 'As far as the U. S. S. R. and China-America's main targets are concerned, whatever we might think of their regimes, they do not threaten Pakistan in any way and it would be sheer

madness to join the U. S. sponsored crusade to restore Chiang-Kai-Shek or Ke-rensky back to power. "

چیانگ کائی شک کو چین میں برسر اقتدار لانے کی دوبارہ جو کوسش کی جا رہی ہے اس کی پاکستان کیوں تائید کرے جبکہ اس بارے میں وھاں کے لوگ مخالفت کر رہے ھیں -

اس کے علاوہ پاکستان کے الکشنس کے نتائج ایوان کو معلوم ھیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ لیگ نے اس معاھدہ کی حمایت کی تو اس کا الکشنس میں کیا حشر ھوا - وھاں کے متحدہ محاذ نے اسکی مخالفت کی - بڑے بڑے پالیٹیشنس اور نیوز پیپرس نے بھی مخالفت کی اس سے بڑھکر اور کیا ھوسکتا ہے کہ خود وھاں کے امریکن امباسڈر سے پوچھا گیا کہ کیا پاکستان کے عوام کی رائے اس پیاکٹ کے خلاف نہیں ھے تو انہوں نے بھی اس کو تسلیم کیا - لیکن جس طرح کا گھمنڈ ایک دولتمند آدمی کو ھوتا ھے اسی طرح کا گھمنڈ امریکہ کو بھی ھے - وہ یہ سمجھتا ہے کہ ڈالر سے سب کچھ خرید سکتا ہے - ملک خرید سکتا ھے اور ملکوں کی آزادی خرید سکتا ھے - اگر مڈل ایسٹ کی بھلائی کرنا تھا تو وہ امداد دیکر وھاں کے اکنامک کنڈیشنس اور سوشل ریلیشنس سدھار سکتا تھا لیکن آج جو چیز امریکہ کے سامنے ہے وہ دوسرے ممالک کی امداد نہیں ھے بلکہ آج امریکہ کے کیپٹلسٹ یہ دیکھ رھے ھیں کہ ان کا مال نہیں بک رھا ھے - انڈسٹریز بند ھو رھے ھیں وھاں اکنامک کرائسس آرھا ھے اور ان کے پاس ان سب امراض کا علاج یہ ھے کہ جنگ ھو تاکہ جنگ شروع ھوتے ھی ان کے کارخانے چالو ھو جائیں - لوگوں کے پاس پیسہ آئے تو وہ زیادہ سے زیادہ سامان خرید سکیں - لیکن وہ اپنی خود غرضانہ اغراض کو پورا کرنے کے لئے لاکھوں کروڑں انسانوں کی جانوں سے کھیلنا چاھتے ھیں اس لئے انہوں نے یہ پالیسی اختیار کی ھے - ھائیڈروجن بم کا تجربہ کر کے انہوں نے جینوا کانفرنس پر یہ ظاھر کیا کہ وہ اتنے طاقتور ھیں - وہ اس کا اظہار کرنا چاھتے تھے وہ جنگ کے لئے اتنے تیار ھیں اور انکی اتنی طاقت ہے - پنڈت جی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ امریکہ نے جو تجربہ کیا ھے وہ اوپن سی (Open Sea) نہیں رھا - اوپن سی کے معنے یہی ھیں کہ کسی بھی ملک کے کنارہ کے تین میل کے فاصلہ تک اسی ملک کا تصور کیا جاتا ھے - لیکن ھائیڈروجن بم کے اثرات جاپان کے مچھلی پکڑنے والوں پر پڑے - اور بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اس کے اثرات کلکتہ پر بھی ھورھے ھیں - لیکن آج کونسا ملک امریکہ سے یہ کہ سکتا ہے کہ صاحب آپ ایسا کیوں کر رھے ھیں انگلینڈ والے بھی ان سے امداد لے چکے ھیں اس لئے امریکہ کو کچھ کہنے کے موقف میں نہیں ھیں - مڈل ایسٹ تو حال ھی میں آزاد ھوا ھے - لیکن ھندوستان سرکار نے اس تیسری جنگ کو روکنے کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی ھے - انہوں نے اس کے خلاف کہنے کیلئے عوام تک اپروچ (Approach) کیا اور اس کے خلاف عوام کی رائے حاصل کی ھے - پنڈت جی جب امریکہ گئے تھے تو انہوں نے اس کا

اظہار کیا کہ امریکہ کے رولرس جگ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن امریکہ کے عوام اس کے لئے تیار نہیں -

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستان کا وجود ہی ہندوستان کیلئے خطرہ کا باعث ہے اور شاید اسی لئے پاکستان بنایا گیا تھا لیکن میں ان سے متفق نہیں ہوں - ایران میں ڈاکٹر مصدق کا کیا حال ہوا - کیا وہاں بھی پاکستان تھا - کیا ایجپٹ (Egypt) میں بھی کوئی پاکستان تھا - ہرگز نہیں - امریکہ ڈالر کے بل بوتے پر آدمیوں کو خرید سکتا ہے - پاکستان نہ بھی ہوتا تو ہندوستان میں ایسا ہی کیا جاتا - یہاں بھی ڈالروں سے آدمی خریدے جاتے اور پنڈت جی کو ہندوستان کا ڈاکٹر مصدق بنایا جاتا -

آخر میں میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں جنگ محض ملٹری کے زور پر نہیں جیتی جاسکتی اس لئے ہمیں عوامی رائے کو تیار کرنا چاہئے - آج دنیا کی حالت دن بدن بدلتی جارہی ہے اس لئے ہمیں نہایت غور و فکر سے کام لینا چاہئے - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں کہ امریکن ابزرورس (Observers) سے متعلق جیسا کہا گیا ہے اس پر غور کرنا چاہئے - ہم دیکھتے ہیں کہ ہلت کانفرنس میں شرکت کے لئے اگریکلچرل ڈولپمنٹ میں شرکت کیلئے اور کئی وجوہ کی بناء پر چار چار چھ چھ سو کے ٹانڈے ہمارے ملک میں آتے ہیں - وہ مختلف مقامات پر گھوم پھر کر جو مقامات کہ اسٹراٹجک (Strategic) اہمیت رکھتے ہیں ان کے فوٹو لیتے ہیں اس پر بھی ہمیں کڑی نظر رکھنا چاہئے - یہاں پنڈت جی کو ناراض کرنے کا سوال نہیں ہے اور نہ ہم انکی پالیسی میں کوئی مداخلت کر رہے ہیں اس لئے میں اس طرف بیٹھنے والوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس رزولیوشن کو جس طرح کہ ۷- اپریل کو یو - پی نے پاس کیا ہے اسی طرح یہاں بھی پاس کیا جائے -

مرزا شکور بیگ (حسن پرتی) - مسٹر اسپیکر سر - ایک طویل خاموشی کے بعد مجھے اس اہم رزولیوشن پر کچھ عرض کرنے کا موقع ملا ہے - اس رزولیوشن کی اہمیت سے نہ ہاؤز کے اس جانب کے ممبر منکر ہیں اور نہ اوس جانب کے ممبر اختلاف رکھتے ہیں - لیکن اسکے ساتھ ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسپر جو تقاریر کیجائیں وہ ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کیجائیں کیونکہ یہ محض جذباتی تقاریر سے حل ہونے والا مسئلہ نہیں ہے - امریکہ نے جو کچھ کیا ہے وہ امریکہ کی خارجی پالیسی کے بالکل مطابق کیا ہے اور اسی طرح پاکستان نے جو کچھ کیا ہے وہ پاکستان کی پالیسی کے عین مطابق ہے - لیکن ہندوستان اس سے اختلاف کیوں کررہا ہے یہ بہت اہم سوال ہے - بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے ہندوستان کو اسمیں دخل دینے کا کوئی وجہ نہیں - لیکن میں معزز ایوان کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان جو اختلاف کررہا ہے وہ محض مخالفت کیلئے مخالفت نہیں ہے کیونکہ امریکن ایڈ کا جو آفر ہندوستان کو دیا گیا تھا وہ تو خود ہندوستان نے مسترد کردیا - پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ

مخالفت کیوں - اسکا جواب یہ ہے کہ جو خارجی پالیسی ہندوستان نے آزادی کے بعد اختیار کی ہے یہ پیاکٹ اسکے خلاف جاتا ہے - ہندوستان کی خارجی پالیسی کا سرسری طور پر مطالعہ فرمائیں اور غور کریں تو آپکو معلوم ہوگا کہ ہندوستان نے خارجی معاملات میں ایک ایسی پالیسی اختیار کی ہے جسکو بعض لوگ نیوٹرل کہتے ہیں - لیکن اسکو نیوٹرل کہنا صحیح نہوگا - جیسا کہ معزز ممبران جانتے ہیں انٹرنیشنل لا (International law) میں یہ ٹرم اسوقت استعمال ہوتا ہے جبکہ دو ملکوں میں جنگ ہوتی ہے - اسلئے ہندوستان کی پالیسی نیوٹرل نہیں بلکہ انڈپنڈنٹ ہے - جن لوگوں نے اس پالیسی کا مطالعہ کیا ہے انہیں اسمیں تضاد نظر آتا ہے - وہ یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کسی مسئلہ میں روس کا ساتھ دیتا ہے تو کسی اور مسئلہ میں وہ امریکہ کی طرف داری کرتا ہے - وہ کبھی کسی ملک کا ساتھ دیتا ہے اور کبھی کسی اور ملک کا - مثلاً شمالی کوریا کو حملہ آور قرار دینے کا سوال سامنے آیا تو ہندوستان نے بیشک ان ممالک کا ساتھ دیا جو یہ چاہتے تھے کہ شمالی کوریا کو حملہ آور قرار دیا جائے - یہ اسلئے نہیں کیا گیا کہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کیجائے بلکہ یہ اسلئے کیا گیا کہ واقعات کے لحاظ سے ایسا کرنا ضروری تھا - لیکن بعض لوگوں نے اس سے یہ سمجھا کہ امریکہ کو خوش کرنے کیلئے ایسا کیا گیا ہے - مگر جب چین کو یونائٹڈ نیشنس میں نشست دینے کا سوال آیا تو ہندوستان نے یہ کہا کہ چین کو برابر نشست ملنا چاہئے - گو روس بھی یہ چاہتا تھا اور روس کے تحت جو ممالک میں وہ بھی یہ چاہتے تھے کہ چین کو نشست ملے - ہندوستان نے بھی یہی کہا - بظاہر یہ معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں ہندوستان نے امریکہ کے خلاف اور روس کی تائید میں رائے دی لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا یہاں سوال امریکہ کو ناراض کرنے یا روس کو خوش کرنے کا نہ تھا بلکہ ہندوستان نے اپنی انڈپنڈنٹ خارجی پالیسی کے تحت جو سچی رائے ہوسکتی تھی اسکا اظہار کیا ہے اس سے کوئی ملک خوش ہو یا ناراض - یہ مسئلہ تھا جسکی وجہ سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم نے دونوں بلاکس کا کانفیڈنس کھودیا ہے - اب ایک طرف ہم سے امریکہ ناراض ہے تو دوسری طرف روس ہم سے ناخوش ہے لیکن بلا لحاظ کسی کی خوشنودی یا ناراضگی کے ہم یہ عمل کرتے رہے ہیں گزشتہ دو جنگوں میں جو تباہیاں ہوئی ہیں ان سے سب آنریبل ممبرس واقف ہیں - آج بھی سائینس کی مدد سے نئے نئے ہتیار میدان جنگ میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے پنڈت نہرو کی یہ ہمیشہ کوشش رہی کہ اپنی تمام کوششیں قیام امن میں صرف کریں اور جہاں تک ہوسکے جنگ کو روکنے کی کوشش میں اپنی قوت صرف کریں - یہ سب ہی جانتے ہیں کہ آئندہ جو جنگ ہوگی وہ انتہائی تباہ کن ہوگی - اور گذشتہ دو جنگوں کے مقابلہ میں بہت ہی ہولناک ہوگی - اب تک گو ہندوستان کی دولت اور جو ان گذشتہ جنگوں میں ہندوستانیوں کی مرضی کے خلاف استعمال کئے گئے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان کے عوام کبھی راست جنگ کی زد میں نہیں آئے ہیں - لیکن جو پاک امریکن پیاکٹ ہوا ہے وہ جنگ کو ہمارے دروازے پر لا رہا ہے - اور یہ پنڈت نہرو کی اس پالیسی کے خلاف ہے جس میں وہ یہ چاہتے ہیں کہ جنگ کو ہمیشہ

دور رکھا جائے - اس وجہ سے ہم اس پیاکٹ کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں - پنڈت نہرو کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ کبھی جنگ نہ ہو اور اگر خدانخواستہ جنگ ہو بھی تو کم از کم ایک بلاک ایسا رہے جو اپنی قوت جنگ کو روکنے میں صرف کرتا رہے - اور امن و امان کی کوشش کرے - لیکن حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ جنگ کا اڈہ ایشیا ہوگا یورپ نہ ہوگا اس پیاکٹ کے دوسرے اثرات یہ ہورہے ہیں کہ ایشیائی ممالک میں آپس میں ایک دوسرے میں اختلافات بھی پیدا ہورہے ہیں - جن لوگوں نے واقعات کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی واقف ہوں گے کہ مسئلہ کشمیر پر اس پیاکٹ کا کیا اثر ہوگا - پاکستان کا جو معاہدہ ہوا ہے اس میں عراق اور ایران شریک ہوسکتے ہیں - مصر شریک نہیں ہوسکتا - عرب ممالک اس میں شریک نہیں ہوسکتے - گو ہم دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے لیکن اس کا پس منظر سمجھنے کے لئے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اسرائیل کی حکومت کا جو قیام عمل میں آیا ہے اس کو ترکی نے تسلیم کیا - عرب ممالک اس کے مخالف ہیں تو کسی طرح اسکی توقع نہیں کی جاسکتی کہ عرب ممالک ترکی سے مل سکیں گے - اور دوسری صورت یہ ہے کہ مصر کے سامنے نہر سویز کا سوال ہے اور وہ بھی اس پیاکٹ میں اس طرح شریک نہیں ہوسکتا - اس طرح یہ ممالک اپنے آپ کو دو گروپس میں منقسم پاتے ہیں - اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ اس مخالفت کی وجہ سے اس کو کس طرح روکیں - ہم سے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اندرونی معاملہ ہے آپ کیوں مداخت کرتے ہیں - آپ کو اپنی مرضی سے کوئی بھی معاہدہ کرنے کا اختیار ہے لیکن پنڈت نہرو نے اس سلسلے میں بڑی مزے کی بات کہی ہے کہ ہاں آپ آزاد ہیں جو چاہے کیجئے لیکن ہم بھی تو آزاد ہیں جو چاہیں کہہ سکتے ہیں - ہمیں اظہار خیال کی تو آزادی دیجئے - ہم جو برا کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اثرات بالواسطہ یا بلا واسطہ ہندوستان پر پڑنے والے ہیں اس وجہ سے ہم مخالفت کررہے ہیں - آپ جانتے ہیں کہ خود پاکستان کے عوام نے اس پیکٹ کو کس نگاہ سے دیکھا ہے - وہاں پارلیمنٹ میں حزب الاختلاف کے معزز لیڈر نے اس پیکٹ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے مجھے یقین ہے کہ آنریبل ممبرس نے انہیں ملاحظہ فرمایا ہوگا - میاں افتخار الدین نے یہاں تک کہدیا کہ اس پیکٹ سے اندیشہ ہے کہ پاکستان امریکہ کی ایک کالونی بنجائیگا - اگر ہم ہندوستانی ایسی باتیں کہیں تو کہا جاتا ہے کہ اندرونی معاملات میں کیوں دخل دیا جارہا ہے - دوسرے اخبارات میں بھی اس سلسلے میں تنقیدیں ہوئی ہیں - مینچسٹر گارجین (Manchester Guardian) نے گذشتہ ایک مہینے قبل اس سلسلے میں ایک اداریہ لکھا تھا - اس میں اس نے ایسے خیالات ظاہر کئیے ہیں گویا دیوار ہوگی بلی ہے جو ادھر بھی کود سکتی ہے اودھر بھی کود سکتی ہے - ایک مزے کی بات اس نے لکھی ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی صاحب کی نیک نیتی پر تو کسی کو شبہ نہیں بڑے اچھے آدمی ہیں - نہرو صاحب کو بڑا بھائی کہتے ہیں - لیکن اس کی کیا ذمہ داری ہے کہ محمد علی صاحب ہی وزارت عظمی پر رہینگے یہ اداریہ اس نے اس

وقت لکھا تھا جب کہ مشرق بنگال کے نتائج سامنے نہ آئے تھے - اس کے ساتھ ساتھ ٹائیمس آف انڈو نیشیا نے بھی اس پیکٹ پر تنقید کی ہے - اس کا ایک جملہ میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں اس نے لکھا تھا کہ جنگ کے بعد ایشیا کی سب سے بڑی شکست اگر کوئی ہے تو وہ یہی پیاکٹ ہے - میرے کہنے کا منشاء یہ ہے کہ اس پیاکٹ کی وجہ ایک انتشار پیدا ہورہا ہے - اور تمام ممالک اس سے خطرہ محسوس کررہے ہیں - ان واقعات سے کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں اور اب تو اس پیاکٹ کی تمام تفصیلات اور کلازز سامنے آچکے ہیں - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم پر کیا فرض عائد ہوتا ہے - یہ بیجا نہوگا اگر میں اس موقع پر یہ بیان کردوں کہ بعض جماعتیں اس امر کی کوشش کررہی ہیں کہ یہاں اس بہانے سے ایک طرف فرقہ وارانہ منافرت کی فضاء پھیلائی جائے - کبھی کبھی کسی تقریر میں یہ طعنہ سننے میں آتا ہے - اور یہاں کی مائینارٹیز کی لائیلٹی پر شبہ ظاہر کیا جاتا ہے - اور اگر کوئی ممبر اس پیاکٹ کی مخالفت بھی کرتے ہیں تو ان کی نیت پر شبہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ کسی مصلحت کی بناء پر وہ مخالفت کررہے ہیں - لیکن میں عرض کروں گا کہ کسی ملک کی خارجی پالیسی پر غور کرنے کا یہ طریقہ مناسب نہیں ہے - اختلافات تو سیاسی پارٹیوں میں ہوتے ہیں اور ہوں گے - اور وہ صحت کی دلیل ہیں - لیکن جہاں تک خارجی پالیسی کا سوال ہے اس سلسلے میں تمام پارٹیاں ایک ہو جاتی ہیں - میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ان جذبات کو جو ہاؤس کے اس جانب کے آنریبل ممبرس نے ظاہر کئے شبہ کی نظر سے نہیں دیکھتے جب پورے ملک کی آزادی خطرہ میں ہوتی ہے تو سب کو متحد ہوکر کام کرنا چاہیئے اور یہی اصل ڈیموکریسی ہے - یہاں یہ مثال دینے کی ضرورت نہیں کہ انگلستان اور امریکہ میں بھی اندرونی طورپر اختلافات ہیں لیکن جب ان ممالک کی خود اپنی آزادی خطرہ میں نظر آتی ہے تو وہ اپنے اندرونی اختلافات کو ختم کردیتے ہیں - اس لئے میں عرض کروں گا کہ ان واقعات کو آڑ بنا کر ان ہیلتی (Un-healthy) جذبات کو ابھارنے کی کوشش نہ کی جانی چاہئیے - بلکہ صحیح نقطہ نظر اختیار کیا جائے - عوام میں ان واقعات کے مضمرات کو صحیح طور پر واضح کیا جائے - نہ یہ کہ اس موقع پر اپنی دلی بھڑاس نکالی جائے اور سچویشن (Situation) کو ایکسپلائیٹ (Exploit) کیا جائے - ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کو یہ بتلا یا جائے کہ ہمیں یہ خطرہ ہے - اور اس کی مدافعت کا یہ طریقہ ہے - یہ سوال سب سے زیادہ توجہ کا محتاج ہے -

میں آخر میں اسی اخبار ٹائیمز آف انڈو نیشیا کا جس کا میں نے حوالہ دیا ہے خیال دھرا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اس پیاکٹ کو اخری جنگ کے بعد ایشیا کی سب سے بڑی پسپائی سمجھتے ہیں - شکریہ -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) امریکہ اور پاکستان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے ظاہر ہے کہ اس سے نقصان ہونے والا ہے - ٹریبیون ڈی نیشنس (Tribune de nations) جو فرانس کا ایک ویکلی ہے اس نے اسی وقت

جبکہ پاکستان یہ انکار کررہا تھا کہ ہم نے کوئی مدد حاصل نہیں کی ہے اس لئے اس امداد کی تفصیلات بتلائی نہیں جاسکتی یہ بتایا تھا کہ امریکہ پاکستان کو ۲ ہزار لاکھ ڈالرس کی امداد دیگا اور یہ امداد ہتیار - بمبار - اور ہوائی جہازوں کی شکل میں ہوگی - یہ ۴۰۰ ٹینکس تین ہزار پلینس اور ۱۷ ڈسٹرائیرس پر مشتمل ہوگی علاوہ اس کے نو لاکھ آرمڈ مین کے لئے ہتیار دئے جائینگے اور ان کی ٹریننگ امریکن اکسپرٹس کے ذریعہ ہوگی - ظاہر ہے کہ یہ مدد مفت تو نہیں دی جائیگی - بلکہ اس کے لئے پاکستان کی آزادی رہن رکھی جائیگی - پاکستان کے ہوائی اڈے امریکہ کے حوالے کئے جائینگے - اور اس کے ساتھ ساتھ اسٹیر اٹیجک کمیو نیکیشنس (Strategic communications) مواصلات بھی امریکہ کے قبضہ میں چلے جائینگے - پاکستان کے کسی اسپوکسمن (Spokesman) یا وزیر نے اس کی تردید اب تک نہیں کی - یہ جس نے فیگرس بتلایا ہے اخبار وہاں کافی اہمیت رکھتا ہے جس طرح انڈیا میں پی - ٹی - آئی غیر معمولی ایجنسی سمجھی جاتی ہے - اس لحاظ سے ہم سمجھ سکتے ہیں جو فیگرس میں نے ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں وہ غلط نہیں ہوسکتے - اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ امریکہ یہ چیزیں دیکر جو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ کیا ہے اور اس کی غرض کیا ہے - اس سے پہلے آنریبل ممبرس نے جن باتوں کا اظہار کیا ہے میں ان کو دھرانا نہیں چاہتا - چند ایسی باتیں ہیں جن کی طرف تو جہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - امریکہ کی بنیاد پالیسی کی زد میں کئی ممالک ابھی تک آگئے ہیں اور کئی آرہے ہیں اوس نے کچھ اس قسم کی پالیسی اختیار کر رکھا ہے کہ جس کی وجہ سے کئی ملک اوس کے زیر اثر آگئے ہیں - اور اس کے مقابلہ میں بعض سامراجی کنٹریز بھی اپنی ہار مان بیٹھے ہیں - انگلینڈ پر معاشی امداد کے نام سے اثر قائم کرلیا گیا ہے اور اٹلا نٹک پیکٹ کے ذریعہ کئی ممالک کے اطراف ایک جال بچھادیا گیا ہے - اس میں شک نہیں کہ بعض جگہ وہ ناکام بھی ہوئے مثلاً چائینا اور انڈیا - لیکن بہت سی جگہوں پر وہ چھاگئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پوری دنیا پر قبضہ کریں - اور دنیا بھر کے مائینس اور آئیل سیڈس حاصل کریں - مارکٹ پر قبضہ کریں - میں چاہتا ہوں کہ امریکہ اور پاکستان کے پیکٹ کی بیسس (**Basis**) کیا ہیں وہ بتاوں - امریکہ جب انڈیا کو اپنے اثر میں نہ لاسکا تو انکی نظر پاکستان کی طرف جا پڑی جو ایک کمزور کنٹری ہے - پاکستان کو آہستہ آہستہ پھانس لیا گیا - مڈل اینڈ نیر ایسٹرن کنٹریز (**Middle & Near Eastern Countries**) بحیرہ روم اور اس کے اطراف کے تین براعظم آفریقہ - ایشیا اور یورپ یہ تینوں براعظم جو ان کے اطراف لگے ہوئے ہیں ان میں وہ اپنے اڈے جانا چاہتے ہیں - ملٹری اڈے - ہوائی اڈے اور بحری اڈے حاصل کرکے وہ چاہتے ہیں کہ سارے ایشیا پر اپنا قبضہ جمائیں - بہت سے چھوٹے چھوٹے کنٹریز کی آزادی کو ابھی تک سلب کرچکے ہیں پرشیا - عرب - میڈیٹیرن اینڈ ایران پارٹ آف انڈین اوشن (**Part of Indian Ocean**) اٹلی - لبیا ٹرکی - سیرینیکا -

سرحدی عریبیا - سیریا ان تمام ممالک کو آهسته آهسته امریکه اپنے قبضه میں لے چکا هے - لیکن انڈیا نے صاف صاف بتلا دیا هے که تمهاری یه چالیں کامیاب نہیں هوسکتی تو اس کے بعد اس نے پاکستان پر اپنا قبضه جمانے کی کوشش کی کیونکه اس طرح سے تب صراحت بالا وه تینوں براعظموں پر قبضه جمانے کی کوشش کرسکتے هیں - اس مقصد کے تحت اوس نے پاکستان کو اپنے قبضه میں لینا چاها - یہاں مجھے ایک بات یه عرض کرنی هے که روم میں جب رومنس (Romans)کی حکومت تھی تو اوس وقت کہا جاتاتھا که امن کو قائم کرنا هے اس لئے جنگ کی جائے - ''اف یو وانٹ پیس پریپیر فار وار '' (If you want peace prepare for war) چنانچه بہت دنوں تک رومنس لڑائیاں لڑتے رهے - اتنا لڑے که شاید کوئی دوسری قوم نه لڑی هوگی - لیکن نتیجه کیا هوا که صدیوں کی لڑائی کے بعد آج ان کانام و نشان تک باقی نہیں هے - اوسی طریقه کو امریکه بھی اختیار کرنا چاهتا هے که امن قائم کرنا هے تو زیاده سے زیاده ایٹم بم بنائے جائیں - زیاده سے زیاده هائیڈروجن بم بنائے جائیں اور اس طرح سے دنیا کو دبانے کی کوشش کی جائے - ایولن اچھی طرح جانتا هے که ''هسٹری ریپٹس'' تاریخ اپنے آپ کو دهراتی هے - اس کے معنی یه هوئے که امن کے نام پر جنگ پھیلانے کی کوشش کی جائیگی - تو میں کہوں گا که رومنس کی طرح امریکه کا بھی وهی حشر هوگا -

امریکه هندوستان کو دبانے کی کوشش کیوں کررها هے - پنڈت نہرو کی پالیسی کیا هے - پنڈت نہرو نے صاف صاف طور پر بتایا هے که امریکه کو هندوستان کے خلاف هر چال میں ناکامی هوگی - یہاں کے ایم - پیز (M.Ps.)اور ایم - ایل ایز (M.L.As.)سے انہوں نے صاف صاف کہا هے که خبردار آپ کدھر جارهے هیں - امریکه اور پاکستان کو دیکھکر آپ کو اپنی آنکھیں کھول لینی چاهئیں - امریکه کی پالیسی باوجودیکه هندوستان میں فیل هوچکی هے لیکن وه کیا کررهے هیں اس کو همیں پیش نظر رکھنا چاهیئے -

ابھی ایک سوال کے جواب میں چیف منسٹر صاحب نے مشنریز کے بارے میں کہا - میں کہوں گا که ملک میں (٥٠) فیصد مشنریز امریکه کے هیں اور انگلینڈ و ڈنمارک ملالیں تو انکی تعداد (٩٠) فیصد هوجاتی هے - جو یہاں اس طرح کام کررهی هیں که عوام میں ففتھ کالمس کو تیار کیا جائے - ٢٢ - فروری سنه ٥٣ کو (٣٧٥) امریکنس بمبئی آئے - سنه ١٩٥١ میں (١٨٠٠٠) سنه ٥٢ میں (٢٣٣٥٦) امریکنس هندوستان آئے هیں - کئی ناموں سے وه آرهے هیں - اکسپرٹس (Experts) ٹکنیشنس (Technicians)ایجوکیشنسٹ (Educationists) وغیره وغیره اور ان کو هرجگه پھرنے کی آزادی یہاں حاصل هے - جب ان کو یہاں آزادی سے پھرنے کی اجازت هے تو ظاهر هے که وه یہاں کی امپارٹنٹ چیزیں - اهم مواد نقشے - فیگرس - فوٹوز وغیره لیکر جائینگے اور پاکستان کی پبلک کو غلام بنا کر هندوستان پر حمله کرنے کی چالبازی کریں گے - وه اس مقصد سے آرهے هیں - انکا

مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کو خطرے میں ڈالا جائے۔ اور تھوڑی بہت جو آزادی ہے اسکو بھی ختم کردیا جائے۔ ایشیا پر ۳/۴ حد تک تو قبضہ کرچکے ہیں اب صرف انڈیا باقی ہے اس لئے اس کی آزادی کو پامال کرنے کے لئے وہ یہ ساری کارگزاریاں کررہے ہیں۔ ایوان اچھی طرح جانتا ہے کہ انڈو چائینا چار پانچ سال سے اپنی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے ۔ وہاں بھی امریکہ فرانس کی حمایت کر کے لڑ رہا ہے اور فرنچ کالو نیز یہاں قائم ہیں ۔ کوریا کے تعلق سے بھی امریکہ کا مقصد یہی تھا کہ وہاں اپنی پسند کی حکومت قائم کی جائے۔ اس طرح ڈالر کے زور بر وہ چاہتا ہے کہ ساری دنیاپر اپنا قبضہ جمائے۔ چائنا کے ضمن میں یہ بار بار امریکہ پکار پکارکر کہتا ہے کہ اس کا ہاتھ انڈو چائنا میں ہے مگر ایسا نہیں اگر وہ چاہتا تو دو دنوں میں انڈوچائینا سے سامراجی فوجوں کو بھگاسکتا تھا جنگ باز امریکہ سوائے جنگ کے اور کیا کریگا اگر ایسا نہ کرے تو اس کے ہتیار کے کارخانے بیکار ہو جائینگے ۔ اوس کو دولت کمانا ہے ۔ اور اس غرض سے بھی ہرجگہ ایسی چالیں چلی جارہی ہیں ۔ اور انڈو چائینا بھی ان چالوں کا شکار بنا ہوا ہے ۔ پہلے تو یہ کہہ رہے تھے کہ ہم مدد نہیں دے رہے ہیں ۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمکو مجبوراً مدد دینا پڑیگا ۔ ان باتوں سے ہم یہ توقع کرسکتے ہیں کہ ایک دن انڈو چائینا میں امریکہ ڈائرکٹ ایکشن (Direct action)بھی لیگا۔ عوامی قوت کو دبانے کے لئے کمیونیزم کا نام لیکر دوسرے ممالک پر حملے کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ لیکن اس کے عوام بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ بنیا امریکہ کی چالبازیاں کئی مرتبہ ہمارے سامنے آچکی ہیں ۔ پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو نے اخبارات کے تراشوں کو پڑھتے ہوئے بتایا کہ" امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر والٹر رابرٹسن نے ۲۶ فبروری کو امریکی کانگریس میں کہا تھا کہ امریکہ کو اس وقت تک ایشیاء پر اپنا تسلط بر قرار رکھنا چاہیئے جب تک کہ کمیونسٹ چین میں اندرونی طور پر انتشار نہیں پیدا ہوجاتا ۔ انہوں نے دوسرا حوالہ پیش کرتے ہوئے مزید بتایا کہ مسٹر رابرٹسن نے یہ بھی کہا تھا کہ امریکہ کو ایسا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے جس سے ایشیا پر ہماری طاقت حاوی رہے ۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چاہے یہ امریکی تسلط کا طریقہ کار ہو یا کھلم کھلا حکمرانی ۔ بات بہرحال ایک ہی ہے ۔ ایشیا کے ممالک خاص طور پر ہندوستان اس پالیسی کو قبول نہیں کرسکتے اور کسی طرح بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ کوئی دوسرا ملک ان پر حکمرانی کرے"۔

یہ ہیں ایشیا پر اپنا قبضہ جمانے کی چالیں۔ اور جب ضرورت ہو امریکہ ایشیا کا نام لے لیتا ہے ۔ کمیونزم کا نام لیتا ہے ان ناموں سے ایشیا کے ممالک کو ھضم کرنا چاہتا ہے میں کچھ تفصیلی طور پر کہنا چاہتا تھا لیکن وقت نہیں ہے ۔

اب میں صرف بتانا چاہتا ہوں کہ ایشیاء کے ممالک امریکہ کی ان چالبازیوں کو

کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ ہندوستان تو خیر اچھی طرح جانتا ہی ہے۔ لیکن دوسرے ممالک کا کیا خیال ہے میں چند مثالیں دیکر بتانا چاہتا ہوں۔ افغانستان ۔ برما ۔ انڈو نیشیا ۔ ایجپٹ (مصر) سیلون ۔ نیپال ۔ چائینا ۔ رشیا ۔ مڈل ایسٹ کنٹریز ۔ انڈیا نے صاف صاف طوربر اس پیکٹ کے خلاف احتجاج کیا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان کے عوام بھی اسکے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرچکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک کے مختلف اخبارات بھی اس کے خلاف آواز بلند کرچکے ہیں۔ مثلا ”آئین،، افغانستان ۔”برمن،، برما ۔ دی سیلون آبزرور ۔ ” آبادی ،،انڈو نیشیا۔”المصری،، ایجپٹ ۔ ان کے علاوہ پاکستان کے کئی اخبارات ہیں۔ جنہوں نے اس پیکٹ کے خلاف آرٹیکلس لکھے ہیں۔ ایشیاء کے لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر اس پیکٹ کو قبول کرلیا جائے تو دنیا میں ایک تیسری جنگ کا امکان پیدا ہو جائیگا ۔ خود پاکستان اور مشرق پاکستان کے عوام (سوا چند مسلم لیگیوں کے مثلا محمد علی اینڈ کمپنی) کیا کہہ رہے ہیں بلکہ بہت سے مسلم لیگیوں نے بھی اس پیکٹ کے خلاف تقریریں کی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہاں کے عوام اس کے خلاف متحد ہورہے ہیں۔ اس لئے میں کہوں گا کہ ہمیں پنڈت نہرو کی پالیسی کے مطابق عوام کو متحد کرنا چاہیئے۔ صرف حکومت کے کندھوں پر یہ بار چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے ۔ کانگریس پارٹی ۔ کمیونسٹ پارٹی اور تمام پارٹیاں متحدہ طور بر عوام کو اس سے آگاہ کریں کہ جو مصیبت نازل ہونے والی ہے اور ایشیاء جس طرح جنگ کا مرکز بننے والا ہے اوس وقت ہمیں متحدہ طور پر کس طرح کام کرنا چاہیئے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ایک متحدہ محاذ بنائیں جس طرح پاکستان میں بنایا گیا ہے ۔ ورنہ اس کا اندیشہ ہے کہ امریکی سامراج اپنی چالبازیوں سے ایشیاء کے امن کو تباہ و برباد کردے ۔ (گھنٹی بجائی گئی) اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کیونکہ وقت نہیں ہے ۔ اگر چیکہ مجھے اور بھی کچھ کہنا تھا ۔ لیکن تنگئی وقت کی وجہ سے ختم کرتا ہوں ۔

Shri R. B. Deshpande (Pathri) : Sir, before beginning my speech, I would very much like to offer my thanks to almost all the hon. Members of the Opposition.

Even in stormy seas, it is but natural there should be peace spots; and this reminds me of the beautiful story of Mahabharata. It is rather opportune to mention about it here now. As all hon. Members fully know, about 5 to 6 thousand years back, a famous battle was fought between the Pandavas on the one side and the Kauravas, on the other. I do not want to go into the details of that battle. One important point I wish to tell the House in this connection is that it is said of Udhistara, the eldest brother of the Pandavas, also called Dharmaraja, that he used to tell people that as against an external danger they were all

one-meaning the five Pandavas and thle hundred Kauravas—but, in the face of an internal quarrel, they were divided—five against hundred. What Dharmaraja told some thousands of years ago, applies to us today. I am very glad to see that both the parties in the House—the Treasury Benches and the Opposition Benches—have unanimously agreed to present a united protest against the Pak-American Military Pact—the subject-matter of the resolution, now being discussed.

Sir, I have heard till now several speeches made on the subject some of the speeches were ambiguous, and some, definite and plain : in some of the speeches, there was a taunt as well. The hon. Member from Osmanabad, if I am not mistaken has said that taunt. It is said "habit is the second nature." While paying compliments to the Government in general for taking precautions for the safety and security of the people, he used the word 'monopoly'. That was how I heard him; and if I am mistaken, I wish to be corrected. I should emphatically say that it is the Congress Government alone that could claim the privilege of maintaining peace throughout the land and no other Government is in a position to undertake that heavy responsibility today. I wish the hon. Member should take back his words, if at all he had used them.

Sir, on the last occasion, I happened to hear some of the learned speeches on both sides. The speech of the hon. Member from Secunderabad was at a very high level. But even he was not clear on some points. I expected he would be clear on certain points and God alone knows the reason why he was not clear. Another hon. Member from this side, Shri Konda Laxman—his constituency, I do not remember—made references to Communists and Russia; but in his speech also there was something clicking in the throat and nothing definite came out. I was wondering why they kept certain points indefinite.

Shri Annaji Rao Gavane : The hon. Member my please make it clear now.

Shri R.B. Deshpande : That is why I am standing before this August House.

I am not concerned with what Russia would do or would not do. As the hon. Member from Secunderabad said, we should not mix the domestic problems with the foreign affairs. America may have got her own views, her own ambitions, while Russia may have, in her turn, her own views and ambitions. My plain question at the present moment is: What is it that compelled Pakistan to accept the reported Military aid from America? That is my plain question. Has Pakistan any apprehensions of being attacked by India? The answer to this is definitely 'no', because, the people of Pakistan were part and parcel of Hindustan and history has made it clear Five or six years ago, Pakistan was in Hindustan. That is why we feel very sorry that Pakistan should commit this blunder of accepting military aid from America, thereby endangering or jeopardizing the security of India as well. If really Pakistan had the fear of being attacked by India, it would no doubt be a wise thing on her part in accepting aid from America; but there is no basis at all for such an apprehension.

My next question is: on this most critical time, what is we should do? what is our duty? Though many speeches have been made in the Assembly they did not touch on some salient points. One hon. Member—hon. Member from Partur, if I am not mistaken suggested an amendment to the resolution and he dwelt on the imparting of military education to the youth of the country. The danger from the Hydrogen Bomb is there: the danger from the Atom bomb is there; I read in some papers that Russia too invented bomb—Nitrogen Bomb. All these inventions are going on in the world. In the face of this common danger to the world, I would ask what is our duty? I should say it is the bounden duty of all the Indians, if at all they are particular for the the safety and security of their dear land, to see that some bold steps are taken. What are those steps?

Our Prime Minister has clearly stated before the House of People the dangers ahead. I would congratulate him: he has become very practical. He said that every one of us should be prepared to face this common danger. There is no use of making platform speeches such as those which have been made by hon. Members. I wish there should be a perfect awakening throughout the country in the minds of all. Let us make it a point that whenever there is any danger from outside, we are all one without differences of party affiliations

or ideologies, and all of us must be prepared to face that danger united.

Mahatma Gandhi in one of his articles in Young India made out the difference between violence and cowardice. Most of the people seem to think that non-violence amounted to not having the courage to face any danger squarely. Wherever there was choice between cowardice on the one hand and violence on the other, Mahatma Gandhi used to prefer the later. During his life-time whenever there were clashes going on in Kashmir whether Pakistan should have it or India should have it and when millions of rupees were spent over that matter supplying large armies in aeroplanes, Mahatma Gandhi used to feel happy to see that there were a large number of soldiers to defend the country. Even Shri Jawaharlal Nehru made it clear in his speeches that it does not mean that he is going to discard the doctrine of non-violence of Mahatma Gandhi. The most important point at this stage is to see that India is prepared to face the danger of foreign forces.

I believe—perhaps, some of you may disagree with me—that this aid which America is going to give Pakistan is going to give us a lot of trouble. American Politicians and Pakistan Politicians also are assuring us that this aid will never be used for any aggresive design on India. But some people in Pakistan itself believe that this aid is a great danger to India and they apprehend that Pakistan may use this aid in the matter of subjugation of Kashmir. Russia has time and again registered its protest against the American aid to Pakistan, and the Editor of 'DAWN' has made a pertinent criticism on the Russian protest against the Pak-American Military Aid. In one word, he called the protest as 'rubbish'. Many statements were made in Pakistan to declare jehad against India. All these things show that Pakistan has not got a good motive in accepting this aid.

America has had her own views and ambitions. So to Russia. But at present Russia is afraid of America. From information collected from the newspapers, it would appear there are 80 bases all the world over for America and it is quite likely that within a short time the whole of Russia may be cardoned off by America. This is a fear that Russia is entertaining about America.

Mr. Speaker : Sir, in the context of the trend of events, our present duty is to see that we are all united. I am quite sure that America does not want to throw the Hydrogen Bomb or the Atom Bomb on India, because America wants to establish and continue friendly relations with India. India has got a place in the comity of world affairs now. India is being looked to and respected by the whole World. India is pursuing an independent foreign policy,—styled by one as the neutral policy which has attracted the attention of the whole world. As such, I am sure there is absolutely no fear of an aggressive design by America. If at all there should be any necessity of fighting, it will be in connection with Kashmir.

That is why, Mr. Speaker, Sir, I stress, there should be an awakening for unity through out the length and breadth of India. We should be prepared to face the danger that is looming over the horizon, at any cost. We must not forget that the independence which we have attained after a hard struggle is very precious. As I said, it is very easy to gain money, but it is very difficult to expend it carefully. We should inculcate the spirit and importance of independence on the minds of all citizens of India.

In this connection, I am reminded of a book called "*the Independence of Philipines*" which I happened to come across when I was in the Central Jail, Aurangabad. In that book, it is stated that during the fight for freedom the Ruling party in Phillipines sentenced to death a very great national leader. The nature of the punishment was that he should be shot, and while being shot he must stand with his back towards the bullet. Just at the moment, when he was about to be shot, a young girl happend to come over there and addressed him thus : "Well, gentleman, I would like to marry you." He replied : "Well, I am going to be killed in a moments' time. What is the use of marrying me ? You can very well find a better man who will live longer in this world." The girl retorted : "The reason why I want to marry you is that, after your death, people will look at me and say : 'Here is the girl, the widow who married that famous national leader, who sacrificed his very life for the sake of his country.' Secondly, I shall consider it a proud privilege in being called a widow ; and my life will be far better than the life enjoyed by a slavish queen sitting on the throne in a slave country." What I mean to emphasise is that we must be prepared for all eventualities,

and we must face the danger courageously. Then only, we shall be fit to be called the true sons of India. In this connection, I cannot help quoting a fine sentence from the famous poem named "Horatious and the Bridge" written by Lord Macaulay. There, the hero says as follows :

> "To every man upon this earth, death cometh, soon or late. How can man die better than facing fearful odds for the ashes of his fathers and the temples of his Gods."

These famous words must ever remain in our memory. We, young men and women all over India, must be prepared to sacrifice our very lives, should any emergency take place. Let us fervently hope and trust that no such occasion will arise, because of India's neutral policy. It is India's special responsibility to avert a world conflagration. If our dear Prime Minister, Jawaharlal Nehru, had not played such a dynamic role in world affairs, I am sure, there would have been another World War, and most of the precious lives in the world would have been lost and there would have been complete destruction and annihilation through out the world. We must be proud that we have got great leaders in our country like Jawaharlal Nehru.

I should only conclude by exhorting one and all to extend maximum support to our Government, Thank you.

The House adjourned for Recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after Recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR.]

شری مادھو راؤ نرلیکر (ھنگولی - محفوظ) - مسٹر اسپیکر سر - گذشتہ ۱۰ مارچ سے ایوان کے سامنے ایک اھم بسئلہ رزولیوشن کی صورت میں پیش ھے اور اس پر کافی بحث و مباحث ھوئے ھیں - پاکستان اور امریکہ کے مابین جو فوجی معاھدہ ھوا ھے اسکے متعلق دیش کے بڑے بڑے نیتاؤں نے اور مختلف سیاسی پارٹیوں نے اپنے اپنے خیالات اور پالیسی کا اظہار کیا ھے - اتنا ھی نہیں بلکہ کانگریس پارٹی کی جانب سے یعنی حکومت

کی جانب سے ہمارے ملک کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے اس پر کافی احتجاج
ملک کے گوشہ گوشہ میں کیا ہے۔ یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ اس مسئلہ کے سلسلہ میں
ملک کے کسی بھی فرد نے ابتک کسطرح بھی اختلاف کا اظہار نہیں کیا ہے۔ یہ ہوسکتا
ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیوں اور حکومتی پارٹی کے نقطہ نظر میں اختلاف ہو۔ جیسا کہ
اس جانب کے آنریبل ممبرس نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ان چیزوں کو دہرایا
کہ ملک میں ابھی بیروزگاری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک میں ابھی فرقہ واریت
ہے میں اس میں مزید اضافہ کے ساتھ یہ کہوں گا کہ ملک میں ابھی چھوت چھات بھی
ہے جسکو دور کرنے کی بیحد ضرورت ہے۔ اسطرح ملک کے جو اندرونی مسائل ہیں وہ
ملک کے حالات کو بگاڑنے کی کوشش کررہے ہیں - وہ ہمیں ایک نیشن (Nation)
بنانے سے روک رہے ہیں - ان حالات میں جب ہم اس معاہدہ پر غور کرتے ہیں تو انکی
اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - لیکن ان مسائل کے
حل کے ساتھ ساتھ ہمیں اس فوجی معاہدہ کے متعلق بھی سوچنا ضروری ہے۔ میں کہونگا
کہ یہ ہمارے ملک کا دربھاگیہ ہے کہ آج بھی ہمارے ملک میں ۱۲۲۷ قومیں ہیں جن
میں سے ہر ایک قوم اپنے آپ کو ترجیح دیتی ہے اور ایک انسان دوسرے انسان کو اپنے
سے نیچ سمجھتا ہے۔ یہ جو خراب ذہنیت آج بھی دیش میں ہے اس زمانہ میں اس سے
نمٹنا ضروری ہوگیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ایک قوم دوسری قوم پر اپنے آپ کو ترجیح دیتی
ہے۔ بلکہ مختلف سیاسی پارٹیاں ہیں جو اپنے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کام کررہی
ہیں جس سے ملک کو اور بھی زیادہ نقصان ہورہا ہے۔ میں اس موقع پر یہ ضرور کہونگا
کہ چند ایسے سیاسی ادارے بھی ہیں جو اپنے آپ کو اوس ڈھانچے میں ڈھالنا چاہتے
ہیں جسکو قوم نہیں چاہتی - مثال کے طور پر ہندومہا سبھا کو لیجئے انہوں نے فرقہ
واریت کو ختم کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسے مضبوط کرنے کے لئے جو کچھ کام کیا
اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمارے ملک کے مسائل کو حل کرنے میں روڑے اٹکائے - اس
لئے ایسے اداروں کو بھی ملک میں ختم کرنا بہت ضروری ہے - اس میں شک نہیں کہ انہوں
نے بھی پاکستان اور امریکہ میں جو فوجی معاہدہ ہوا اس پر احتجاج کیا ہے لیکن اسکے
ساتھ ساتھ انہوں نے ملک میں بسنے والوں کی اکثریت میں جو اختلافات پیدا کئے اور
اقلیتی طبقہ میں جو وحشت پھیلانے کی کوشش کی ہے اسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا -
میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اکثریت اور اقلیت دونوں کو دبانے کی کوشش کیجاتی ہے وہ
ملک زیادہ پھل پھول نہیں سکتا - یہاں میں دیکھتا ہوں کہ جب ایک چھوٹا سا مسئلہ
ہمارے سامنے آتا ہے مثال کے طور پر کسی ملازمت کا معاملہ ہوتا ہے تو مستحق لوگوں کے
بجائے یہ موقع غیر مستحق کو دیا جاتا ہے۔ میں یہ اس لئے دہرا رہا ہوں کہ جب ہم
پاکستان اور امریکہ کے معاہدہ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو ہمیں اپنے اندرون
مسائل بھی حل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج تمام سیاسی پارٹیوں نے یہ بتلادیا ہے کہ ہم
اپنی آزادی کو کبھی متاثر ہونے نہ دینگے اور اسی معاہدہ کا منہہ توڑ جواب دینگے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چھوت چھات ہے۔ بعض لوگوں سے جانوروں جیسا جنگلی پن کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اسکو نکالنا چاہئے۔ اس معاہدے کے پیچھے بہت بڑا راز ہے۔ لیکن اس مسئلہ پر ہمیں اپنے اختلافات کو الگ رکھتے ہوئے محض ایک ہندوستانی کی حیثیت سے سوچنا چاہئے۔ پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی نے اپنے بیانات میں یہ کہا ہے کہ ہم اپنے ملک کو مستحکم کرنے کے لئے یہ معاہدہ کررہے ہیں تو اس سے ہندوستان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارا ایک پڑوسی ملک ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس پر غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ہمارا ایک مکان ہے ہمارے پڑوس میں ہمارا ایک بھائی رہتا ہے جو اپنے مکان کو آگ لگانا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں اس بھائی کو اپنے مکان کو آگ لگانے سے روکنا چاہئے تاکہ کہیں ہمارا مکان بھی اس آگ سے نہ جل جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا مکان بھی محفوظ رہے۔ ہندوستان کی یہ پالیسی جو پنڈت نہرو نے ظاہر کی اس پر احتجاج کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ انکے اندرونی معاملات میں کیوں دخل دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے نیتاؤں نے دیکھا کہ انہوں نے کشمیر پر حملہ کیا ہے تو کشمیر کی آزادی کو بچانے کے لئے ہندوستان نے کشمیر کی کی مدد کی۔ لیکن اس کو آڑ بنا کر فوجی امداد حاصل کی گئی۔ ہمنے تو محض کشمیر کے عوام کے حقوق کی حفاظت کی۔ ہندوستان نے کوریا میں اپنی فوج بھیجکر شانتی قائم کرنے کی کوشش کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کے داخلی معاملے میں کوئی دخل نہیں دیا جارہا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جس طرح پاکستان نے امداد لیکر اپنی آرتھک حالت کو سدھارنے کی کوشش کی ہے اسی طرح ہمیں بھی امداد حاصل کرنا چاہئے۔ لیکن میں صاف طور پر یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو امریکی امداد رقم کی صورت میں نہیں ملی بلکہ فوج۔ بم۔ ٹینکس اور ہوائی جہازوں کی صورت میں یہ امداد ملی۔ کیا یہ ایشیا کے دوسرے ممالک کی آزادی کو متاثر کرنا نہیں ہے۔ چنانچہ پاکستان کے عوام نے اس عمل کے خلاف صاف طور پر فیصلہ دیدیا اور مشرقی پاکستان میں الکشنس میں پاکستان کی حکومت کے اس رویے کا نتیجہ سامنے آگیا۔ ایسی صورت میں جبکہ معاہدہ عمل میں آچکا ہے ہندستانیوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ مگر ہم میں اختلافات چھوت چھات۔ بیروزگاری۔ کار خانہ بندی اور ضروری سہولتیں نہ ملنے پر ہوسکتے ہیں۔ لیکن جب ہمارے ملک کی آزادی متاثر ہوتی ہے تو ہم کسی صورت میں اسکو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

[Smt. Masuma Begum, Chairman in the Chair]

میں صاف طور پر یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ پاکستان جو اسطرح مدد لیکر مستحکم ہونا چاہتا ہے وہ اس طرح مستحکم نہیں ہوسکتا بلکہ اسکے لئے کئی خدشات۔ اندیشے اور پیچیدگیاں پیدا ہونگے۔ وہاں کے عوام خود کہتے ہیں کہ پاکستان امریکہ کا فوجی اڈہ بنچکا ہے۔ جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام ایشیائی ممالک کو خطرہ لاحق ہو گیا

ہے - اس لحاظ سے ہمیں سوچنا ہے - بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان اس معاہد کی اسلئے مخالفت کرتا ہے کہ وہ پاکستان کا مخالف ہے - یہ غلط ہے - جب ایک مرتبہ پاکستان بن چکا ہے تو اس کی مخالفت کرنا قانوناً صحیح نہیں ہوسکتا - یا جسطرح ہندو مہا سبہا یہ سلوگنس (Slogans) دیتی ہے کہ " ہندوستان ہندوؤں کا ہے "، اس نظریہ سے سوچنا بھی غلط ہے - اس کے لئے عوام میں فرقہ واریت کا سوال نہ آنا چاہئے جسطرح ہمنے کوریا کے جنگ کے موقع پر بتا دیا کہ ہمارا مقصد کیا ہے - کشمیر میں ہمنے بتادیا کہ ہم کیوں مدد کر رہے ہیں - لیکن امریکہ جو آزاد ملکوں کی آزادی کو متاثر کر رہا ہے اور جو عجیب چال چل رہا ہے تمام سیاسی پارٹیوں نے سکے خلاف احتجاج کیا ہے - میں ہاؤس کے آنریبل ممبرس اور خاص طور پر ٹریژری بنچس کے آنریبل ممبرس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان بعض مسائل میں اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن جب ملک کی آزادی کی حفاظت کا سوال آتا ہے تو سب کو ایک متحدہ محاذ بنا کر اپنی آزادی کی حفاظت کرنا چاہئے جس طرح کہ سنہ ۱۹۴۲ع میں ایک متحدہ محاذ بنا کر سامراجیت کی مخالفت کی گئی - اسی طرح اب بھی کسی بھی پارٹی کی سرپرستی میں ایسا محاذ بنایا جاسکتا ہے - اس وقت جبکہ ہم آزاد نہ تھے متحدہ محاذ بنا کر انگریزوں کو یہاں سے بھگایا تو آج جبکہ ہم حکومت کررہے ہیں تو ایسی صورت میں ایک کامیاب محاذ بنانا کوئی مشکل نہیں ہے - اور اسطرح ہم امریکہ کی چالوں کو یہاں ناکام بناسکتے ہیں -

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

श्रीमती आशाताआी वाघमारे –(वैजापूर) – अध्यक्ष महोदय, पाक अमेरिका करारावर पुष्कळ बांधवांची भाषणें झालीं. तसेच हा करार झाल्यापासून देशांतील सर्वच वर्तमानपत्रांनी सुद्धां निरनिराळे विचार या बावत व्यक्त केले, आणि आतां स्वातंत्र्या नंतर जवाबदार समजले जाणारे आपण विधान सभेचे सभासद, या करारावर विचार करण्यास बसलेलो आहोत, हा विचार करणे अत्यंत आवश्यक आहे. या कराराचे काय परिणाम होतील याचा विचार आमचे नेते अत्यंत जागरूक राहून करीत आहेत. अितिहास जाणणारे जाणतात कीं अमेरिकेचे राजकारण नेहमी साफ नसते. पहिल्या महायुद्धानंतर विल्सनने राष्ट्रसंघ स्थापन केला, त्यांत जगांतील सर्व देश सामिल झाले, पण अमेरिका मात्र त्यांत आली नाहीं.

राजकारणांत अेक नीती वापरली जाते केव्हां ती राज्यकर्त्यासाठी चांगली असते, पण विरोधकासाठीं वाअीट असते. ती नीती चांगली कीं वाअीट हे आपण ठरवावयाचे आहे. महाभारतांत श्रीकृष्णाने जी नीती वापरली ती चांगली होती आणि गीतेचे तत्वज्ञान अत्यंत अुच्च दर्जाचे आहे ही गोष्ट सर्वजण मानतात. त्याला कोणी कर्म योग म्हणतात तर कोणी आणखी कांहीं म्हणतात. पण अेक गृहस्थ असे निघाले कीं त्यांच्यामतें "श्रीकृष्णाने अर्जुनाचा रथ नरकांत नेला" गीतेचे तत्वज्ञान अत्यंत अुच्च दर्जाचे आहे असे सर्वसाधारण पणें मानले जात असतांहि असे म्हणणारा

निघालाच. चांगल्या कामालाहि या जगांत नांवे ठेवणारे लोक निघतातच तसेच आमच्या पर-राष्ट्रीय धोरणाला नांवें ठेवणारे सुद्धां आहेत. पण त्याकडे आपण लक्ष देऊं नये. सूर्य वर तळपत असतां त्याला तू कां तळपतो म्हणून जर त्याच्यावर कोणी थुंकले तर ती थुंकी थुंकणाराच्याच अंगावर पडते. म्हणून आपण जी नीती ठरविली आहे त्यापासून विचलित होतां कामा नये, व या कराराने आपण भिऊन जातां कामा नये. आमचे नेते फार खंबिर आहेत. आम्हाला आज असे नेते लाभले आहेत की ज्यांनी १५० वर्षे येथे रूजलेल्या अिंग्रजी साम्रज्याचीं पाळेंमुळें खणून काढलीं, व जो पांढरा हत्ती १५० वर्षे येथें पोसला जात होता त्याला हाकलून लावले ज्या दिवशीं मुंबअीहून ते लोक आपल्या देशाला निघून गेले, आणि आमच्या देशाच्या राज्याची सूत्रें आमच्या हातीं आलीं त्यांच दिवशीं आमच्या नेत्यांचा खंबिरपणा दिसून आला.

आज अमेरिका अेक विशिष्ट प्रकारचे जाळें पसरीत आहे, आणि पाकिस्तानला शस्त्रास्त्रें देऊन आमच्यावर दडपण आणण्याचा प्रयत्न करीत आहे. पण मला असे सांगावयाचे आहे कीं आज जगांतील सर्व साम्रज्यें नष्ट झालीं आहेत. आणि भारतांतील अिंग्रजांचे साम्राज्यसुद्धां गेले आहे. तेव्हां आम्हाला भिण्याचे मुळींच कारण नाहीं. आमच्यावर अमेरिका कोणत्याहि प्रकारचे दडपण आणूं शकणार नाहीं. आणि तसे दडपण आणल्यास आम्ही ते कदापी स्वीकारणार नाहीं. कारण आमच्या येथील जनता आतां या पुढे कोणाचेहि दडपण स्वीकारण्यास तयार नाहीं. ज्यावेळीं आमची सत्याग्रहाची मोहीम सुरू होती, आणि आम्हीं अिंग्रजांशी शांतीचा लढा देत होतो त्या वेळीं लहान लहान मुली सुद्धां झेंडावंदनास जाऊन लाठ्यांचा मार खात असत. अशा मुली अजूनहि आहेत. आज अमेरिका पाकिस्तानला शस्त्रास्त्रें पुरवून आम्हाला धमक्या देत आहे, पण आम्ही अशा धमक्यांना भीक घालणार नाहींत. आम्हाला महात्मागांधींनी जो धडा दिला आहे तो आम्ही विसरणार नाहींत. सत्याग्रहाच्या वेळीं सरकारने आमच्यावर लाठ्या चालवल्या गोळ्या झाडल्या, पण आमच्या स्वयंसेवकांनीं अिकडचा हात तिकडे अुचलला नाहीं, व आपला लढा शांततेच्या मार्गाने चालूच ठेवला, आणि स्वातंत्र्य मिळविले. म्हणून आतां आम्ही अमेरिकेचेच काय, पण कोणाचेहि कधीहि, गुलाम होणार नाहींत. याचे अेक कारण असे आहे कीं देश जो पर्यंत स्वतंत्र नव्हता तो पर्यंत आम्हाला स्वांतत्र्याची किंमत कळली नव्हती. पण आतां आम्ही स्वांतंत्र्य अनुभवले आहे. ते गमवावयाला आम्ही कधीहि तयार होणार नाहींत. अेखाद्या माणसाला कितीहि सांगितले की बाबा साखर फार गोड असते, आणि त्याने जर साखरेची कधी चवच घेतली नसेल तर, त्याला त्याची गोडी काय कळणार ? तसेच आम्ही स्वातंत्र्याचा कधी अनुभव घेतला नसता तर आम्ही कदाचित अमेरिकेच्या मोहाला बळी पडलो असतो. पण आतां त्याची भिती नाहीं. अमेरिकेची नीती घटोत्कचाची आहे. पण आम्ही त्यांच्या या मायावी नीतीला बळी पडणार नाहींत. आमच्यांत आतां तिचा प्रतिकार करण्याची शक्ति आली आहे.

विरोधी पक्षाच्या अेका बांधवाने आतांच देशांतील अंत्यस्थ परिस्थितीचा अुल्लेख करून म्हटले आहे कीं देशांत कांहीं लोकांवर असा अत्याचार होतो, आणि तसा अत्याचार होतो. पण मला असे सांगावयाचे आहे कीं हा जो कलंक आमच्या माथीं आहे तो १५० वर्षा पासून आहे. तो लौकर जाणार नाहीं. स्वातंत्र्यानंतर आम्ही हा अस्पृश्यतेचा कलंक घालवण्याचा प्रयत्न करीत आहोत. मला मान्य आहे कीं या लोकांनां फार त्रास झाला आहे. पण हा रोग फार जुना आहे.

जेवढा रोग जुना तेवढे जास्त दिवस त्याला औषधी द्यावी लागते. तसेच या बाबत आहे. स्वातंत्र्या नंतर सर्वांत अधिक सवलती आपणालाच आहेत, आणि त्या तशा मिळाव्या या विचाराची मी आहे. तुमच्या वर अन्याय झाला त्याला आतांचा काळ जबाबदार नाही. माणसाने नेहमी पुढेच न पाहता थोडे मागेहि पाहिले पाहिजे, व मागच्या मानाने आज आमची काय परिस्थिती आहे याचा आढावा घेतला पाहिजे. कवि विनायकाने म्हटले आहे कीं, "पूर्व दिव्य ज्यांचे त्यांना रम्य भावि काल, बोध हाची अितिहासाचा सदा सर्व काळ", म्हणून आपणालाहि या स्वातंत्र्यांत रम्य भावि काळ मिळेल असे वाटते. अितिहास हा गोल चक्राप्रमाणे फिरत असतो. तेव्हां आपणालाहि चांगला काळ आल्याशिवाय राहणार नाही.

आजचे जे स्वतंत्र्य आहे त्याहि पेक्षां जास्त व्यक्ति स्वातंत्र्य, लेखन स्वातंत्र्य, आणि भाषण स्वतंत्र्य मिळाले पाहिजे, अशा विचाराची मी आहे. ज्या स्वातंत्र्यांत तोंडावर दगड जातो, ते स्वातंत्र्य कसचे ? स्वातंत्र्यांत माणसाला अनेक प्रकारें आपला अुत्कर्ष करून घेता आला पाहिजे.

अमेरिकेचे आजचे राजकारणाचे धोरण साम्राज्यवाद्यांच्याहि पलीकडे अेक पाअून आहे. अमेरिका कोणत्याहि बाबतींत पुढे न येतां आपल्या पुढें लोकांना अुभे करून त्यांच्या मागून गोळी चालविते. अशी आज अमेरिकेची राजनीति आहे. आज पर्यंत आशीया खंडावर अनेक साम्राज्य वाद्यांनी आपले राज्य चालविले. त्यांत डच, फरेंच आणि अिंग्रज प्रमुख आहेत. अिंग्रजांनी बरेच वर्षे आपले राज्य चालविले. पण काळाच्या ओघांत सर्व साम्राज्यें नष्ट झालीं. आज अमेरिका पाकला शस्त्रास्त्रें पुरविण्याचा करार करून आम्हाला भिववीत आहे. पण आम्ही अशा प्रकारच्या धमक्यांना भिणार नाहीं, व आपले तटस्थतेचे धोरण सोडणार नाहीं. हा आमच्यावर दडपण आणण्याचा अेक प्रकार आहे. दोन माणसे भांडत असली आणि त्यांच्या पैकीं अेक नम्र असला, आणि अेक भांडखोर असला, तर भांडखोर माणूस नम्र माणसावर जोर करतो. पण जर कां नम्र माणसानेहि बाह्या सरसावल्या, तर मात्र तो भांडखोर माणूस नमतो. आमच्या पंडित नेहरूंनी हा करार झाल्याच्या पहिल्याच दिवशीं सांगितले कीं, जो देश आपल्या संरक्षणासाठीं दुसऱ्या बलिष्ट राष्ट्रापासून युद्ध सामुग्री घेतो तो देश फार दिवस स्वतंत्र राहूं शकत नाहीं. त्या दृष्टीने आपल्याला भिण्याचे कांहींच कारण नाहीं. परंतु पाकिस्तान गुलाम होअूं लागला, ही गोष्ट सिद्ध झाली. आपल्यालाहि अमेरिकेने कर्ज दिले आहे, आणि आपल्या पंचवार्षिक योजनेंत कांहीं कामासाठीं अमेरिका पैसे आणि तज्ञ पुरवीत आहे. या मिशाने बरेच अमेरिकन लोक आपल्या देशांत येत आहेत. त्यांच्या हालचाली बाबत प्रत्येक माणसाला जागरुक राहिले पाहिजे. त्यांनी आपल्या कामाच्या मिशाने येथे कोणती निति आचरली आहे. त्यावर लक्ष ठेवून वेळ पडल्यास तिचा प्रतिकार केला पाहिजे. हे फक्त सत्ताधारी पक्षाचेच काम नव्हे. या कामांत सर्वच पक्षांनी सारखाच भाग घेतला पाहिजे. स्वातंत्र्य मिळाल्यावर आपण १३ महिने जसे अेक होतो, त्याच प्रमाणे आजहि राजकीय पक्षांनीं अेक होवून आपसांतील मतभेद विसरून, कोणत्याही प्रकारें देश गुलाम होणार नाहीं अेवढी काळजी घेतली पाहिजे. अेवढे बोलून मी आपले भाषण संपविते.

شری ایل - این ریڈی - (وردھنا پیٹھ) - مسٹر اسپیکر سر - ایوان کے سامنے جو رزولیوشن پیش کیا گیا ہے وہ حد درجہ اہم ہے کیونکہ پاک امریکی پیکٹ جو ہوا ہے اسکو بین الاقوامی اہمیت حاصل ہے - امریکہ اس پیکٹ کے ذریعہ یہ چاہتا ہے کہ جارحانہ اقدامات کرے اور تیسری عالمی جنگ کو شروع کرے - اسکے لئے اوس نے یہ زبردست قدم آگے بڑھایا ہے - اس لئے ساری دنیا کے عوام آج پریشان ہیں کہ پاک امریکی پیکٹ سے کیا نتائج بر آمد ہونگے - اس پر سارے ایشیا کے عوام نے احتجاج کیا ہے - دنیا میں آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا دوسرا درجہ ہے - ہندوستان کے قریب پاکستان میں امریکہ کا فوجی اڈہ قائم ہو جائے تو ہندوستان کے لئے بہت خطرناک بات ہوگی - ہم دیکھہ رہے ہیں کہ اب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کیا گیا ہے - یہ مسئلہ یو - این - او میں پیش ہے اور اس کا اب تک تصفیہ نہیں کیا گیا ہے - یو - این - او کی طرف سے جو مبصرین کشمیر میں ہیں در اصل انکا مقصد یہ ہے کہ امریکہ کے لئے جنگی اڈے قائم کریں - وہ اس کے لئے کام کررہے ہیں - وہ سمجھتے ہیں جنگی اڈے امریکہ کو مل جائینگے تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائیگا - لیکن میں کہونگا کہ یہ مقصد جلد پورا ہونے والا نہیں ہے - سامراجی ممالک یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کے فوجی اڈے لیں - انکا مقصد یہ ہے کہ - سوشلسٹ ممالک کو برباد کئے بغیر انکی کیاپیٹیلسٹ اسٹیٹ قائم نہیں رہ سکتی - اس لئے اون پر حملہ کرنا اون کا مقصد ہے - اس لئے کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ ہونے نہیں پاتا اور اس مسئلہ کو تازہ رکھنا چاہتے ہیں - پاکستان کو ملٹری ایڈ اس لئے دی جارہی ہے کہ اس مسئلہ میں انٹرسٹیڈ (Interested) ہے - ہمکو جو اشورنس دیا جارہا ہے وہ ناقابل بھروسہ ہے - امریکہ کے ذمہ دار آدمی نے بتایا ہے کہ پاکستان یا اس کے حلیف ممالک پر اگر کوئی ملک حملہ کردے تو پاکستان برابر وہ ہتیار استعمال کر سکتا ہے جو اس پیکٹ کے تحت دئے جائینگے - اب اس کا تصفیہ کون کریگا کہ کس ملک نے کس ملک پر حملہ کیا ہے - کشمیر پر کس نے جارحانہ اقدام کیا اور کس نے نہیں کیا اس کا تصفیہ کب سے ہو رہا ہے - یو - این - او کا ہمکو تجربہ ہے - لیکن یو - این - او میں کیا تصفیہ ہونے والا ہے وہ بھی ہمکو معلوم ہے - نارتھ کوریا نے ساوتھ کوریا پر حملہ کیا یا ساوتھ کوریا نے نارتھ کوریا پر حملہ کیا اس کا تصفیہ جس طرح کیا گیا ہے ہمکو معلوم ہے - جب ہم مختلف طریقوں سے دیکھتے ہیں تو اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ امریکہ جو فوجی اڈے لینا چاہتا ہے وہ ہندوستان کے خلاف استعمال کئے جائینگے - چنانچہ پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی صاحب نے فرمایا کہ ہمکو پیکٹ اس واسطے کرنا ضروری ہے کہ ہمکو پاکستان پر حملہ کا خطرہ ہے - لیکن یہ خطرہ کس سے ہے وہ نہیں بتایا گیا - اون کا اشارہ عام طور پر ہندوستان کی طرف ہے - ہم اس کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ حقیقت میں ہندوستان کی جانب سے پاکستان کو خطرہ ہے - ہندوستان کی جانب سے یہ آفر (Offer) کیا گیا تھا کہ "ہم نان اگریسیو پیکٹ" (Non-aggressive Pact) کرنے کے لئے تیار ہیں - "جنگ نہیں کریں گے" پیکٹ کا آفر برابر ہندوستان کی جانب سے کیا جاتا رہا - لیکن پاکستان نے اس کو ٹھکرادیا - اوراس کو

قبول نہیں کیا - اس سے پاکستان کا حقیقت میں منشا کیا ہے؟ یہی ہے کہ امریکہ کی ایڈ کے بل بوتے پر ہندوستان کو ڈرا کر کشمیر ہضم کرجائے - پاکستان کو اڈے دینے میں امریکہ کا کیا مقصد ہے - یہی ہے کہ چین پر وہاں سے حملہ کیا جاسکے - ہندوستان میں تو وہ کامیاب نہیں ہوسکا - وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے - اوس کا مین اینڈ میٹریل (Men and material) کافی ہے - اس لئے جب تک ہندوستان کی مدد نہ ملے چین کو دبانا ناممکن ہے۔ اس واسطے ہندوستان پر پاکستان کا دباؤ ڈال کر ہندوستان میں ملٹری اڈے قائم کرنا چاہتا ہے - امریکہ اسی پلان پر چل رہا ہے - اس لئے میں یہ کہوں گا کہ ان حالات کے پیش نظر ہمارا یہ ریزولیوشن نہایت اہم ہے امریکہ کے جارحانہ مقاصد کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں - امریکہ کی پالیسی یہ کہ وہ ایشیا کے لوگوں کو ایشیا کے لوگوں کے خلاف لڑانا چاہتا ہے - لیکن اوس کو کوریا اور چائنا میں تجربہ حاصل ہوچکا ہے - وہ سمجھتا تھا کہ نارتھ کوریا کو ہم آناً فاناً ختم کردیں گے لیکن دو سال کے تجربہ نے اوس کو یہ بتادیا کہ ایشیا کے لوگوں سے لڑنا آسان کام نہیں ہے - وہ سمجھ گیا ہے کہ ایشیا کے لوگ جتنے سمپل (Simple) ہوتے ہیں اوتنے لڑاکو بھی ہوتے ہیں - ایشیا میں اپنی قوت اور اثر برقرار رکھنے کے لئے وہ ایشیا کے لوگوں کو ایشیا والوں کے خلاف لڑانا چاہتا ہے۔ اپنے کارخانوں سے ہتیار - گولہ بارود سپلائی کرکے اوس کے ذریعہ عوام کو کچلنا چاہتا ہے۔ امریکہ کا پاکستان سے معاہدہ اسی پالیسی کی ایک کڑی ہے - میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے ملک کو امریکہ سے ایڈ دی جائے تو وہ بلا شرط ہو۔ اگر بلا شرط دی جائے تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں - لیکن امریکہ کی مدد بھی کبھی بلا شرط ہوتی ہے ؟ ہم دنیا کے مختلف واقعات سے نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں - دو روز پہلے مسٹر ڈلس نے جو اسٹیٹمنٹ دیا ہے اوس میں کہا گیا ہے کہ انڈوچائنا میں چائنا مداخلت کر رہا ہے اس لئے ہم وہاں مدد دیں گے - چنانچہ اوس کے سپاہی ہوائی جہازوں کو گرانے والی توپوں پر کام کر رہے ہیں - ہم چائنا کی جنگ میں اس وجہ سے شریک ہو رہے ہیں کہ آئندہ چل کر آزادی کی متحدہ جنگ چلانے کی ذمہ داری لینا پڑیگا - امریکہ ایسا کہتا ہے - اس کی نسبت مختلف ممالک میں پیشین گوئی کی جا رہی ہے کہ انڈوچائنا میں یو۔ ین - او کی جانب سے جنگ کا اعلان کیا جائے گا - جیسا کہ کوریا کی جنگ کے وقت کیا گیا تھا - آج ہم اخباروں میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اس متحدہ ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - انڈوچائنا میں ان لوگوں کو امریکہ کی جانب سے مالی امداد دی جا رہی ہے - اور وہ لوگ آزادی حاصل کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں اوس میں رکاوٹ ڈالنے کی زبردست مہم چلائی جا رہی ہے - آپ اس کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ جو ملک امریکہ سے امداد حاصل کرتا ہے اگر وہ امریکہ کی مرضی کے موافق نہ چلے تو اوس کا کیا حشر ہوسکتا ہے - ہمارے فینانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ امریکہ کی امداد چند چیزوں کی حد تک استعمال کرسکتے ہیں اور بخوبی استعمال کر رہے ہیں - لیکن آپ آج امریکہ کی ہندوستان میں اکٹیویٹیز دیکھئے۔ جیسا کہ ایک

آنریبل ممبر نے بتایا امریکہ کا مشین کس طرح کام کر رہا ہے؟ امریکہ کے فنی ماہرین جو آ رہے ہیں وہ کس طرح کام کر رہے ہیں ؟ انٹر نیشنل بینک کے صدر جو قرضہ دینے کے سلسلہ میں یہاں آتے ہیں وہ کس طرح کام کر رہے ہیں ؟ وہ یہ پتہ لگا رہے ہیں کہ ہندوستان میں کہاں کہاں فولادی کار خانے ہیں ۔ اوس کے ریلوے اسٹیشنس کہاں کہاں ہیں ۔ نقشہ سامنے رکھ کر پلان سوچتے ہیں ۔ امریکہ کا کوئی ماہر آتا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ ویزاگ کے قریب سمندر کی تہ میں کیا چیز ہے ۔ وہ دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ مختلف ماہرین جو یہاں آرہے ہیں وہ یہاں کے ہمہ قسم کے معلومات حاصل کرکے امریکہ کو بھیجتے ہیں ۔ خود گورنمنٹ مشنری میں بھی امریکہ کے ایجنٹس ہیں جو یہاں سے انفرمیشن حاصل کرکے بھیجتے ہیں ۔ پاکستان کو بھی جو امریکہ امداد دے رہا ہے اوس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو جنگی پلان میں لایا جائے

آپ نے پہلے تو امریکہ پر بھروسہ کیا اور بعد میں جب پاکستان کو امریکہ نے امداد دی تو آپ نے کہا کہ اب وہ کشمیر میں نیوٹرل (Neutral) نہیں رہے ۔ آپ اپنے تجربہ کو سامنے رکھئے اور امریکہ کے لوگوں کے متعلق سوچئے ۔ جو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں یہاں آ رہے ہیں ۔ امریکہ کی مالی مدد بلا مقصد کبھی نہیں ہوتی ۔ میں آخر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ دنیا کو ڈرا کر اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے ۔ دوسری جنگ کے بعد سے امریکہ کی پالیسی یہی رہی ہے ۔ امریکہ کی جانب سے ہیروشیما پر جو ایٹم بم ڈالا گیا وہ کس واسطے ڈالا گیا ۔ حالانکہ جاپانی حکومت کی جانب سے یہ اعلان کردیا گیا تھا کہ ہم ہتیار رکھ دینا چاہتے ہیں ہم جنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن اس کے با وجود ہیروشیما پر ایٹم بم ڈالا گیا اوس کی وجہ سے کئی ہزار لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے ۔ اوس کا مقصد یہ بتانا تھا کہ ہمارے پاس اتنے زبردست ہتیار ہیں کہ اگر کوئی چوں چرا کریگا یا ہمارے خلاف رہے گا تو اوس کا گلا گھونٹ دیں گے ۔

اس لئے وہ بم استعمال کیا گیا ۔ اوسی طرح آج بھی ہائیڈروجن بم کے اکسپریمنٹس کئے جا رہے ہیں ۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ (۲۲۰) میل تک اوس کے اثرات پڑتے ہیں اوس میں جتنے لوگ رہتے ہیں اون کے جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں اور وہ بے ہوش ہوجاتے ہیں ۔ کمیشن کے اسٹیٹمنٹ کے مطابق چار ہائیڈروجن بم سے دنیا ستیاناس ہوسکتی ہے ۔ امریکہ دنیا کو ڈرانے کے لئے اس بم کے تجربات کو کر رہا ہے ۔ خصوصاً جنیوا کانفرنس کے عین کچھ عرصہ قبل اس قسم کے تجربات کئے گئے گو امریکہ نے یہ سوچا تھا کہ کوریا کی جنگ میں ایٹم بم استعمال کیا جائے لیکن چونکہ دنیا کی رائے عامہ سختی سے اس کے استعمال کے خلاف تھی اس لئے وہ بم استعمال نہیں کیا جاسکا ۔ آج ہائیڈروجن بم کے خلاف بھی ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی ہے ۔ برٹش پارلیمنٹ میں بھی ریزولیوشن پیش ہوچکا ہے کہ خطرناک ہتیاروں کو استعمال نہ کرنے کے متعلق گفتگو کی جائے ۔ اور چاروں بڑے اس کے متعلق بات چیت کریں ۔ عوام کے اس پریشر (Pressure) اور رائے عامہ کو ماننا پڑیگا ۔ وہاں کی حکومت اس مسئلہ میں اس کو ڈھیل دینے کی کوشش کر رہی ہے ۔ وہاں کی لیبر پارٹی کا یہ کہنا ہے کہ ایسے ہتیاروں کو بیان کیا جائے ۔

اور چار بڑی حکومتوں کے نیتا جلد از جلد ملیں - یہ مہم وہاں شروع کی جا رہی ہے وہاں دوسری طرف پبلک بھی منظم ہو رہی ہے- عوامی قوت کے سامنے ھائیڈروجن بم کی، کوئی قوت نہیں ہے - مٹھی بھر لوگ جو اس سے اختلاف کر رہے ھیں وہ دنیا کو تباہ کرنا چاھتے ھیں - آج ھندوستان میں بھی کافی سنگٹھن کا سمئے آگیا ہے- ھمارا یہ فرض ہے کہ عوام کی رائے کو منظم کرنے کے لئے آگے بڑھیں - امریکہ کے مٹھی بھر لوگ جو کوشش کر رہے ھیں اوس کو بے اثر کرنے کے لئے وہاں کے عوام اور ھندوستان کے عوام متحرک ہوجائیں - اور ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا جو خیال ہے اوس کو آگے بڑھائیں - اور اس کے لئے ہم شدو مد سے کام کریں -

* شری جی - سری راملو- (منتھنی) - میڈم اسپیکر - آج ایوان کے سامنے پاک امریکن پیکٹ کے بارے میں جو ریزولیوشن آیا ہے اوس کے سلسلہ میں جتنی گمبھیرتا سے ہوسکے سوچنا چاھئے - اوس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے- اور ھندوستان کی پالیسی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے - آج نہ صرف پنڈت نہرو کی آواز یہ ہے بلکہ ھندوستان کے دیگر نیتاؤں- پورے ھندوستان اور خود پوری دنیا کی آواز یہی ہے کہ ہم اس شانتی کی زندگی سے بیزار ہوگئے ھیں اور شانتی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ھیں - امریکہ کا جو مقصد ہے یہ ہے کہ وہ ہر جگہ الٹی انگلی سے اپنے مقصد کا گھی حاصل کرنا چاھتا ہے - اس کے خلاف ہم کو آواز بلند کرنا چاھئے - نہ صرف حیدرآباد اسمبلی بلکہ پورے ھندوستان کے عوام ایک ہوکر آواز بلند کرنا چاھئے - ھائیڈروجن بم کے دھماکے سے جتنی آواز ہوتی اوس سے چھ سو گنا زیادہ دھماکے کی آواز کے ساتھ ہم آواز بلند کریں - اور دنیا کے سامنے بتائیں کہ ھائیڈروجن بم ھی دنیا کے لئے سب کچھ نہیں ہے بلکہ اوس کا دارومدار شانتی پر ہے - جیسا کہ گاندھی جی کا اصول تھا اور جس پر آج پوری کائنات کا دارومدار ہے- یہ ہم کو دنیا کے سامنے ظاھر کرنا ہے کہ اس ریزولیوشن کو ھمیں صرف پاس کرنا ھی نہیں ہے بلکہ اس ریزولیوشن کا مقصد یہ بتانا ہے کہ پاکستان کو امریکہ کی جانب سے جو ملٹری امداد دی جا رہی ہے اوس کے ذریعہ ھندوستان کی آزادی کی پھوٹتی ہوئی کونپلوں کو اور اوس درخت کو جو جڑ پکڑ رہا ہے کاٹنا چاھتے ھیں- کتنے دنوں کے بعد عوام کو جو آزادی ملی ہے اوس کو مٹانے کی جو کوشش کی جا رہی ہے اوس کے متعلق عوام میں جاگیرتی پیدا کرنا ہے - اور تمام لوگوں کو اس مقصد کے تحت متحد کرنا ہے -

اسکے علاوہ آج ہماری جو سرکار ہے اسکے پیچھے کسطرح کھڑے ہونا چاھئے کسطرح ضروری اقدامات کرنا چاھئے اور کسطرح ھمت سے کمر باندھ لینا چاھئے یہی ہمارا مقصد ہے - ایک آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ جذباتی تقریر کریں تو اس سے کام چلنے والا نہیں ہے - ھاں بیشک یہ صحیح ہے لیکن جذباتی تقریر نہ کریں تو اور کیا کیا جائے - اسمبلی میں تلواروں سے جنگ تو نہیں ہوتی - اسلئے ہماری تقاریر کو جذباتی

تقاریر کہنا مناسب نہیں ہے - اس طرح کا موشن چاہے لیڈر آف دی اپوزیشن لائیں یا لیڈر آف دی ہاؤز لائیں ہمیں اسکی تائید کرنا چاہئے - اگر لیڈر آف دی ہاؤز اسکو لانا چاہتے ہیں تو ہم اسکو وتھہ ڈرا کرنے کے لئے تیار ہیں تا کہ یونانیمسلی (Unanimously) اس کو پاس کرکے پاک امریکن پیکٹ کی پرزور طریقہ سے مذمت کیجائے اور ہماری سرکار پر یہ واضح کیا جائے کہ ہم بھی سرکار کے پیچھے ہیں اور ہم بھی اس معاہدہ کی مخالفت کرتے ہیں -

اب میں پاکستان کی پالیسی کی اسی شدومد سے مذمت کرتا ہوں جتنی کہ شدومد سے میں نے امریکہ کی پالیسی کی مذمت کی ہے - امریکہ جس ڈھنگ سے پاکستان کو جال میں ڈال لیا ہے اور جو چال اختیار کی ہے میں اس پر الزام لگانے سے زیادہ پاکستان پر الزام لگاتا ہوں - کیونکہ پاکستان نے جان بوجھ کر اس مہلک معاہدہ کے اثرات کو معلوم رکھتے ہوئے اسنے امریکہ سے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں - امریکہ کے جال کو تو ہم بھی جانتے ہیں - امریکہ نے یہ جال پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے اور ہماری سرکار کے سامنے پھینکا تھا - انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم مہلک آلات فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کیا ہم اس وقت امریکہ کو برابھلا کہتے اور گالیاں دیتے تھے - نہیں - ہم امریکہ کو اس وقت برابھلا کہنے لگے جبکہ پاکستان اسکے جال میں پھنس گیا - ہم پاکستان کے اون کرتا دھرتاؤں کو برا بھلا کہتے ہیں جو اپنے گھر کو جلاتے ہوئے دوسروں کی جھونپڑی کو بھی جلانے کا باعث بن رہے ہیں - ہمیں امریکہ سے بڑھکر پاکستان کے لوگوں کو راہ راست پر لانا چاہئے اور انہیں امن اور شانتی کی زندگی بسر کرنے کے لئے کہنا چاہئے - ہمیں ایک اچھا واتاورن پیدا کرنے کے لئے پاکستان کے لوگوں سے اپیل کرنا ہے - پاکستان کے عوام اتنے بیوقوف نہیں ہیں - جس طرح کے وہاں حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھنے والے ہیں - محمد علی صاحب اور وہاں کے دوسرے برسر اقتدار لوگوں کو بنگال کے عوام نے یہ بتلا دیا ہے کہ عوام کی مرضی کے خلاف کوئی عمل کرنے کا کیا حشر ہوتا ہے - میں پاکستان کے عوام کو ہشیار کہتا ہوں کیونکہ وہ مسلم لیگ کی چکر میں نہیں آئے - وہ انکی حرکات کو سمجھ گئے اور خبردار کہا - میں ایوان کے سامنے کہنا چاہتا ہوں کہ آج پاکستان ملٹری ایڈ پیاکٹ پر دستخط کرنے کے لئے بچہ نہیں ہے - وہ جانتا ہے کہ اسکے کیا اثرات ہوسکتے ہیں - اس سے قوم کا نقصان ہوتا ہے اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جسکو قابل معافی قرار نہیں دیا جاسکتا - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے برسراقتدار لوگ پاکستان کے یونائٹڈ نیشنس میں ہونے کے باوجود اس طرح کی حرکت کرتے ہیں تو ہمیں ان ہی سے زیادہ گلہ کرنا ہے اور پرزور طریقہ پر مذمت کرنا ہے -

میں اس بارے میں ایک اگزامپل دوں تو بیجا نہوگا - اگر امریکہ دو چار ہائیڈ روجن بم تیار کرتا ہے اور دنیا کو تباہ کرنے والا ہے تو اس سے ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ جیسا پنڈت جواہر لعل نہرو نے کہا ہائیڈ رو جن بم کا

اچھا استعمال بھی کیا جاسکتا ھے - یہ ممکن ھے کہ ھائیڈ روجن بم سے دنیا کو تباہ
کرنے کے بجائے ریگستان میں یا پہاڑوں پر بم گرا کر وھاں کی زمین کو صاف کیا جائے
اور قابل زراعت بنایا جائے - اسطرح ھائیڈروجن بم استر (अस्त्र)کو
اچھے مقصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ھے - اس لئے ھائیڈروجن بم سے ڈرنے کے
بجائے اسکے استعمال پر ھمیں غور کرنا چاھئے اگر ھائیڈ روجن بم سے ڈرنے کے بجائے
ھم خود امریکہ کو ایک ھائیڈ روجن بم تصور کریں تو بیجا نہوگا - چنانچہ اسی تصور
کو اپنے سامنے رکھتے ھوئے جو آفر دیا گیا تھا پنڈت جواھر لعل نہرو نے اسکو قبول
نہ کیا - پنڈت نہرو نے اپنے کو ڈالروں کے بدلے میں نہیں بیچا - ھم انکے جال میں نہ
پھنسے کیونکہ ھم جانتے ھیں کہ آزادی کی کیا قیمت ھوتی ھے - مگر اسکے برعکس
پاکستان کو جسطرح آزادی ملی وہ بھی قابل غور ھے - ھندوستان اور پاکستان کی آزادی
میں زمین آسمان کا فرق ھے - ھندوستان کو آزاد کرانے کی خاطر ھمارے نیتاوں نے برسہابرس
جیل میں کاٹے انہوں نے انگریزوں کے خلاف لڑ کر طرح طرح کے کشٹ (कष्ट)
سہے - اسلئے ھندوستان کو آزادی کی قدر و قیمت معلوم ھے اسلئے اس قیمت سے حاصل کی
ھوئی آزادی کو بچانے کیلئے ھندوستان کی رولنگ پارٹی بہت کاشسلی (Cautiously) قدم
اٹھاتی ھے - مگر پاکستان کی رولنگ پارٹی کو یہ خیال تک نہیں آسکتا کیونکہ ملک
کے ایک ٹکڑے کو انہیں آزادی حاصل ھونے کے بعد یونہی دیدیا گیا اسلئے وہ آزادی کی
قیمت کا اندازہ ھی نہیں لگاسکے - لیکن اس معاھدہ کے جو کچھ اثرات ھم پر پڑتے ھیں
وہ دیکھنا ھے - بلکہ یہ کہنا بیجا نہوگا کہ جب سے پاکستان کی پیدائش ھوئی ھے
اسی وقت سے ھمیں ایک دھوکہ ھوگیا ھے - کشمیر کا مسئلہ آج تک سلجھ نہیں سکا -
پردہ کے پیچھے جو گیم کھیلا جا رھا ھے اس سے ایوان کو واقف ھے - پاکستان کے عوام
بیچارے ان چالوں کو جان کر راہ راست پر آنا کب سیکھینگے مجھے معلوم نہیں - لیکن
مجھے امید ھے کہ پاکستان کی رولنگ پارٹی بہت جلد اس سے توبہ کریگی -

میں اور ایک چیز یہ کہنا چاھتا ھوں کہ ھوم منسٹر صاحب نے کہا ھے کہ
انہوں نے دیش کے نو جوانوں کے لئے فوجی ٹریننگ کا انتظام کیا ھے میں سمجھتا ھوں کہ
یہ بہت اچھا قدم ھے - ھندوستان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جو اسکیم
سرکار سامنے رکھتی ھے اس پر اررسپکٹیو آف پولیٹیکل پارٹیز (Irrespective of
Political Parties) ھم کو عمل کرنا چاھئے - (Bell was rung)
میں ایک دو منٹ کہکر رخصت ھوتا ھوں اس وقت جبکہ ھندوستان کی آزادی
خطرہ میں پڑی ھوئی ھے ھمیں سیاسی نقاط نظر کو بالائے طاق رکھکر چھوت چھات کے
مسئلہ کو نہ چھیڑتے ھوئے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے چھوت چھات کا ذکر کیا -
مزدوروں سے یہ کہتے ھوئے کہ اس وقت ویجس (Wages) کے بارے میں
سوچنا نہیں ھے - کسانوں سے یہ کہتے ھوئے کہ یہ ٹیننسی ایکٹ اور لینڈ ریفارمس کا
معاملہ نہیں ھمیں دیش کی شکتی کو ایک جگہ جمع کرنا ھوگا -

شری داور حسین (نظام آباد) - میڈیم اسپیکر - پاک امریکن ملٹری ایڈ پیکٹ کے تعلق سے یہاں مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا اور ایسی باتیں کہی گئیں جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم امریکہ اور امریکہ میں رہنے والوں کو دنیا کی آزادی کو ہڑپ کر جانے والا ایک بڑا راکشس سمجھتے ہیں - اگر میں بعض اراکین کی تقریر کو صحیح سمجھ سکا ہوں تو اسکا یہی مقصد ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ محض اسوجہ سے کہ ہم کو ایک بات پر امریکہ کے اقدام سے اختلاف پیدا ہو گیا ہے اون ساری اچھائیوں کو جسکے لئے امریکن قوم قابل تعریف ہے اور تمام دنیا اسکے کنٹریبیوشن (Contribution) کی مشکور ہے ہم فراموش نہیں کر سکتے - امریکہ نے دنیا میں جمہوریت کے تصور کو قائم رکھنے اور غلام قوموں کو آزادی دلانے کے لئے بڑا کام کیا ہے -

شری ایل - این ریڈی - کہاں کہاں یہ کام کیا گیا - تمثیلات پیش کیجئے -

شری داور حسین - آپ ذرا صبر کے ساتھ میری تقریر سنیں جیسا کہ میں نے حزب الاختلاف کی تقریر سنی - امریکہ نے اپنے آپ کو سامراجیت کی غلامی سے آزادی دلانے کے لئے جو جدو جہد کی اسکی تاریخ سے اس ایوان کے وہ اصحاب جو پڑھے لکھے ہیں اور جو پڑھ سکتے ہیں اچھی طرح سے واقف ہیں - ہم سلام بھیجتے ہیں ......

ایک آنریبل ممبر - وہ آج کا امریکہ نہیں ہے -

شری داور حسین - امریکہ کے ہیرو جیفرسن پر جسنے ڈکلریشن آف انڈیپینڈنس مرتب کیا - ہم سلام بھیجتے ہیں جارج واشنگٹن پر جسنے ملک کو سامراجیت کے پنجہ سے نجات دلائی ہم سلام بھیجتے ہیں - ابراھم لنکن پر جسنے اپنے ملک کے ایک حصہ میں غلاموں کو آزادی دلانے کے لئے خود اپنی قوم کے خلاف جنگ آزادی لڑی - اور اسکو جیتا - ہم سلام بھیجتے ہیں - پریسیڈنٹ ولسن پر جسنے اسوقت جبکہ دنیا سامراجیت کے شکنجے میں جکڑی ہوئی تھی - پہلی عالمی جنگ چل رہی تھی اور کسی بھی فریق کی کامیابی مشکل نظر آرہی تھی تو اوسنے جنگ کو ایک فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچانے کے لئے مداخلت کی - اور جنگ کے کامیاب اختتام کے بعد آیندہ جنگوں کو روکنے کے لئے لیگ آف نیشنس (Leauge of Nations) کی بناء ڈالی پہلی عالمی جنگ تک امریکہ عالمی سیاست میں عملی حصہ لینے سے پہلوتہی کرتا رہا اور اوس کی ساری کوششیں اپنے ملک کی اصلاح اور ترقی پر مبذول رہی - لیگ آف نیشن کے قیام سے پہلی مرتبہ - دنیا میں آزادی اور سلامتی کا تصور پیش ہوا - اس وقت شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ امریکہ دنیا میں سامراجی تصور قائم کریگا - بلکہ وہ خود کو اس جدو جہد سے آزاد رکھتا رہا - چنانچہ جب لیگ آف نیشنس کا تصور پیش ہوا تو امریکہ نے اپنے آپ کو اس سے الگ رکھا - سابق میں امریکہ یہ سمجھتا تھا کہ اقوام عالم کے جھگڑوں میں خود کو ملوث کرنا اس کے لئے سازگار نہوگا لیکن جب سکنڈ ورلڈ

وارھوئی اور پرل ھاربر پر پہلی دفعہ بمباری ہوئی تو امریکہ کو محسوس ہوا کہ وہ اپنے آپ کو عالمی جنگ سے الگ نہیں رکھ سکتا ۔ اس کے بعد امریکہ کی کوششوں سے اٹلانٹک چارٹر مرتب اور ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا ۔ اس وقت امریکہ کی سابقہ پالیسی میں تبدیلی ہوئی ۔ اس نے لیگ آف نیشنس میں شریک ہوکر جو غلطی کی تھی اقوام متحدہ میں اس کے بر خلاف وہ سب سے بڑا کردار بن گیا ۔ امریکہ اس وقت سے پہلے عالمی جنگوں میں کسی نہ کسی فریق کی مدد کرتا رہا تھا ۔ وہ جنگیں سامراجیت کی بقاء کے لئے لڑی گئی تھیں ۔ ان جنگوں کے اختتام کے بعد ظاہر ہے کہ نو آبادیاتی عوام بذات خود اس قابل نہ تھے کہ اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکھیں یا اپنا اقتدار قائم کر سکیں ۔ آھستہ آھستہ نو آبادیاتی ممالک میں جو آزادی کا تصور قائم ہوا اس سلسلے میں امریکہ اور اوس کے عوام کی بڑی مدد رہی ۔ اس کی تفصیلات سے ایوان واقف ہے اگر ایوان کی خواھش ھو تو میں اسکی تفصیلات بھی بتلا سکتا ھوں ۔ بہر حال ہندوستان بھی ڈائرکٹ یا انڈائرکٹ طور پر امریکہ اور اسکے عوام کے ان خیالات اور کوششوں سے استفادہ کیا ھے ۔ اور جیسا کہ آنریبل ممبر فرام سکندر آباد نے کہا، سامراجیت اور اور امپیریلیزم کی کمزوری کے باعث نو آبادیاتی ممالک ھی سامراجی قوت کے تعلق سے جو خلاء سی پیدا ھوگئی تھی اوسکو پر کرنے اور اس پر قبضہ جانے کا تصور امریکہ کے حکمرانوں ھی میں پیدا ہوا ھے۔ اقوام متحدہ کے توسطہ سے اس خلاء کو پر کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئیں اور سلامتی کے نام پر جو کوششیں ہوتی رہیں ہندوستان نے اسکی ہر نوبت مخالفت کی ۔ کیونکہ ہندوستان ھی وہ ملک ھے جسنے اھمسا کے ذریعہ ایسے سامراجی اقتدار پر فتح پائی ھے جسکی نسبت کہا جاتا تھا کہ اس کا شمع اقبال کبھی غروب نہیں ہوتا ۔ چنانچہ ہندوستان ھی وہ واحد ملک تھا جسنے امریکہ کی ایک جدید سامراجی نظام قائم کرنے کی کوشش کو مخالفت کی اور کمزور ممالک کی آزادی کے حق پر اصرار کیا ۔ امریکہ نے اس منزل پر یہ محسوس کیا کہ شائد اس کے عزائم میں ہندوستان کی کوششیں سدراہ ھوں ۔ اس لئیے اس نے ابتداء میں اپنے مطلب کے لئے ہندوستان کو فراھم کرنے کی کوشش کی جس میں اوسکی ناکامی ہوئی ۔ اور ہندوستان اپنی سابقہ پالیسی پر برابر اڑا رہا ۔ اس نا امیدی میں امریکہ پاک پیکٹ کے ذریعہ ہندوستان کو متاثر کرنے کی کوشش کررھا ھے ۔ اس پیاکٹ کے خلاف بعض آنریبل ممبرس نے جن خیالات کا اظہار کیا ان سے میں اختلاف رکھتا ھوں ۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وجہ سے پاک امریکن پیکٹ کی مخالفت کر رھے ھیں کہ اس سے ھماری آزادی کو خطرہ ھے ۔ بر خلاف اسکے میں کہونگا کہ ھماری امن کی جو کوششیں ھیں اور جن کوششوں کے نتائج کوریا میں ظاھر ہو چکے اور جن کی پاکستان بھی اس وقت تک تائید کرتا تھا ہم آئندہ قیام امن کی کوششوں میں پاکستان کی تائید سے محروم ہو جائینگے ۔ چونکہ اسی معاھدہ کے بعد پاکستان کی آزاد حیثیت باقی نہیں رھتی ۔ گوئیٹے کا ایک ڈرامہ فاؤسٹ ھے جس میں یہ بتایا گیا ھے کہ ایک شخص طاقت حاصل کرنے کے لئیے اپنے آپ کو شیطان کے حوالہ کردیتا ھے ۔ آخر میں وہ طاقت حاصل کرلیتا ھے لیکن وہ انسان باقی نہیں

رهتا - پاکستان کے متعلق هم سمجھتے هیں که ذهنی حیثیت سے وہ هندوستان هی کا ایک حصه هے۔ کیونکه دونوں ملکوں کے جذبات اور احساسات وهی هیں - لیکن آج هم امریکن پیکٹ کے باعث دیکھہ رهے هیں که هندوستان اور پاکستان ایک دوسرے سے دور هوگئے هیں - مجھے خوشی هے که اس ایوان میں کسی نے یه شائبه ظاهر نہیں کیا که یه معاهدہ پاکستان کے عوام کی کوششوں کا نتیجه هے - اس پیکٹ سے اختلاف کو تو مشرقی بنگال کے انتخابی نتائج نے ظاهر کردیا که نه صرف هندوستان کے عوام اسکے خلاف هے بلکه پاکستانی عوام بھی اس کے مخالف هیں - محض ایک صوبائی حکومت یا عوام اس پیکٹ کے مخالف هونے سے یه پیاکٹ منسوخ نہیں هوسکتا - اس لئیے مشرقی بنگال نے اس موقع پر یه مطالبه صحیح طور پر کیا هے که پاکستان دستورساز اسمبلی میں جو نمائندے هیں وہ وهاں کے آج کے عوام کی نمائندگی نہیں کرتے انہیں هٹ جانا چاهئیے - امریکه کے سفیر نے اس پر یه اعلان کیا که محض مشرقی پاکستان کے انتخابات میں مسلم لیگ کو کامیابی حاصل نهونے سے یه مطالبه درست نہیں هوسکتا که پاکستانی مرکزی حکومت سبکدوش هوجائے -

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

امریکی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا یه اعلان ابتداً هے - آگے آگے دیکھئیے هوتا هے کیا - ان حالات میں جو کچھ نتیجه برآمد هوگا اس کے لئیے پاکستانی عوام مورد الزام نهونگے بلکه اسکی تمام تر ذمهداری امریکه کی ریشه دوانیوں اور پاکستان کے کٹ پتلی حکمرانوں پر هوگی - مجھے افسوس هے که پاکستان کو جسطرح سابق میں هندوستان نے برطانی سامراج سے نجات حاصل کرنے کے لئیے جد و جہد کی اسی طرح امریکن سامراج سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئیے جد و جہد کرنی پڑیگی - اس لئیے همیں اس پیکٹ پر تردد هے۔ ترکی اور پاکستان کا معاهدہ هوا تو کہا گیا که یه معاهدہ اسلامی ملکوں کے استحکام کے لئیے هوا هے۔ میں یه پوچھنا چاهتا هوں که یه کسطرح ایک اسلامی طاقتوں کے استحکام کا ذریعه هے جب که مصر سعودی عرب اور خود عرب لیگ اس سے انکار کررهے هیں۔ مجھے افسوس هے که پاکستان جیسا ملک جسکے احساسات اور تخیلات هندوستان کے احساسات اور تخیلات کے ساتھ ساتھ پروان چڑھے هیں امریکن ملٹری پیکٹ کا قوم فروشانه اور انسانیت سوز عمل کسطرح کر سکتے هیں - پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی نے ایک مرتبه پنڈت نہرو سے مخاطب هوتے هوئے کہا تھا که " بڑے بھائی مجھے سنبھالئیے " - ظاهر هے که جب چھوٹے بھائی کی آزادی متاثر هو رهی هو تو بڑے بھائی کو دکھه هونا هی چاهئیے - اسی لئیے امریکن پیکٹ کے خلاف هم اپنی آواز بلند کر رهے هیں - میں اس رزیولیشن کی اسپرٹ سے اتفاق کرتے هوئے اس کے محرک صاحب سے یه گزارش کرونگا که اس پیاکٹ کے متعلق جب اس ملک کے عوام کے جذبات کو ملک کے نمائندہ ایوان "ایوان عام" کی جانب سے ظاهر کردیا جا چکا هے۔ خود پنڈت جواهر لعل نہرو نے اپنے بیان کے ذریعه

هم سب کے جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی کردی ہے اور جبکہ پارلیمنٹ ہی وہ صحیح مقام ہے جہاں سے اس پر اظہار رائے کیجا سکتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس ریزولیوشن کو علحدہ طور پر اس اسمبلی میں ووٹ کے ذریعہ پاس کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے میں محرک صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ ریزولیوشن کو واپس لیں ۔ جہاں تک جذبات کے اظہار کا تعلق ہے وہ مقصد تو پورا ہو چکا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ ہمارے نمائندگان اور پارلیمنٹ کی جانب سے ان پر اصرار کیا جا چکا ہے جسکی ہم بھی تائید کرتے ہیں ۔ اس کے بعد اس پر مزید اصرار کی ضرورت نہیں ہے۔ میں محرک صاحب سے ایک مرتبہ اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ریزولیوشن کو واپس لیں ۔

چیف منسٹر (شری بی ۔ رام کشن راؤ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس تحریک پر دو اجلاسوں میں بحث ہوئی ۔ میں نے محرک صاحب اور دوسرے آنریبل ممبرس کی تقریریں بہت غور کے ساتھ سنیں ۔ اسی طرح اس جانب کے ایک آنریبل ممبر نے اس میں جو ترمیم پیش کی ہے انکی تقریر بھی میں نے بہت دلچسپی سے سنی ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ایوان میں اس ریزولیوشن پر جو تقریریں ہوئی ہیں وہ سب کی سب بھارت کے سارے رہنے والوں کے خیالات کا عکس ہیں ۔ اور انکے جذبات کی پوری نمائندگی کرتی ہیں ۔ آج بھارت ورش میں ، ہندوستان میں کوئی شخص ایسا نہوگا جو پاک امریکن معاہدہ کی وجہ سے متاثر نہوا ہو ۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ اس پیکٹ (Pact) سے متاثر ہے ۔ اور کیوں متاثر ہے ؟ اس وجہ سے نہیں کہ آج ہم گھبرار ہے ہیں ۔ یا اس وجہ سے نہیں کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اسکی وجہ سے ہندوستان کے رہنے والے عنقریب اپنے لئے خطرہ پا رہے ہیں جسکی وجہ سے وہ اپنی جان و مال سے مایوس ہیں ۔ ایسی کوئی چیز نہیں ۔ ہم اتنے کمزور نہیں ہیں اور ہمارا دل و دماغ اتنا کمزور نہیں ہے کہ محض دو ملکوں کے درمیان کوئی طئے نامہ ہو جائے تو اس سے گھبراجائیں اور یہ کہیں کہ دنیا ڈوب رہی ہے ۔ یہ ہمارا وطیرہ نہیں ہے ۔ آج اگر ہم اس پیکٹ کے بارے میں احتجاج کرتے ہیں یا پاکستان اور امریکہ پر تھوڑی بہت تنقید کرتے ہیں تو اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ یہ طے نامہ دراصل تمام ایشیائی قوموں کے اونچے معیار پر ایک ضرب کاری لگاتا ہے ۔ آج جتنی ایشیائی قومیں ہیں ان سب نے اپنے لئے عالمی امن کا ایک سدھانت بنایا ہے ۔ یہ کوئی مبالغہ کی بات نہیں ہے کہ ایشیا کی پالیسی جو ورلڈ پیس (World peace) کے سلسلے میں ہے ہندوستان اسکی رہبری کرتا ہے اور یہ رہبری ساری ایشیائی قوموں کی طرف سے ہوتی ہے ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے پرائیم منسٹر نے انڈیا کی جو فارین پالیسی (Foreign policy) بنائی ہے اسکا پورا دارو مدار عالمی امن کے بنیادی اصول پر مبنی ہے ۔ اگر ہم کسی قوم کی کسی بات یا کسی حرکت پر ناراضگی یا پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں تو ہر صورت میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ اوس کا اثر عالمی امن پر کیا ہونے والا ہے ۔ اگر کسی قوم کو دبانے کی نیت سے اقدام نہیں کیا گیا

ہے یا کوئی مکدر فضا دنیا کے امن میں پیدا نہیں کی جارہی ہے تو ہم اس پر دھیان نہیں دیتے اور نہ اسپر کرٹیسائیز (Criticise) کرتے ہیں - ہوسکتا ہے کہ اس میں نقائص ہوں لیکن ہم خاموش بیٹھتے ہیں - اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کے جذبات کے خلاف سبسٹینس (Substance) اور میٹیریل (Material) موجود ہے جو دنیا کے امن کے لئے خطرہ کا باعث بن سکتا ہے یا دنیا کے امن کی فضا کو مکدر کرنے والا ہے تو ہم مروت کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں - اور اسکو ہم اپنی انڈپنڈنٹ نیوٹرالٹی (Independent neutrality) کہتے ہیں - چاہے کوئی کتنی بھی بڑی قوم ہو ہم اسکے کسی ایسے عمل یا جذبہ یا خیال پر جو ہمارے اس معیار پر نہیں اترتا تائید کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہونگے - یہی وجہ ہے کہ ہم ہندوستان کے لوگ پاک امریکن پیکٹ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں - ورنہ ہم کوئی بزدل نہیں ہیں - ہم میں یہ ہمت ہے کہ اگر کوئی ہمارے ملک پر حملہ کرے تو ہم اس کو بچاسکتے ہیں - یہ ہمت ہم میں ہے - یہ کسی کمزوری کے جذبہ کے ساتھ احتجاج نہیں ہورہا ہے - بلکہ یہ احتجاج اس دکھ کے ساتھ ہورہا ہے کہ یہ پیکٹ دنیا کے امن کی فضا کو مکدر کرنے پر منتج ہوتا ہے - اس سے بڑھکر کچھ نہیں - ایوان میں جتنی تقریریں ہوئیں یا ہندوستان کی دوسری جگہوں پر ہوئیں ان سب میں اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا ہے اور اس طرح ایک متفقہ آواز اٹھائی گئی ہے - ساری سیاسی پارٹیاں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ عمل انتہائی نامناسب ہے - اور دنیا کے امن کی حفاظت میں خلیج پیدا کرنے والا ہے - یہاں کسی پولیٹیکل پارٹی میں کوئی اختلاف نہیں ہے - اور جو پولیٹیکل پارٹیاں عموماً گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف ہیں - یہ خوشی کی بات ہے کہ آج وہ بھی ہندوستان کی فارین پالیسی کی تائید میں ہیں -

ہندوستان کی فارین پالیسی پر سب متفق ہیں - اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے - ہاں ہوم پالیسی (Home Policy) میں اختلافات ہوسکتے ہیں جھگڑے ہوسکتے ہیں لیکن جہاں تک فارین پالیسی کا تعلق ہے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں اور اسکا دعوی کرسکتا ہوں کہ کوئی اختلاف نہیں ہے - اس خصوص میں جو آواز ہندوستان سے نکل رہی ہے وہ ایک آواز ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک گلے سے یہ آواز نکل رہی ہے - اسکی کیا اہمیت ہے اسکا کیا اثر ہوناچاہئے اس پر سوچنا اون لوگوں کا کام ہے جو دانشمندانہ طور پر عمل کرتے ہیں اور غور فکر و سنجیدگی کے ساتھ مسائل پر غور کرتے ہیں - اگر ان میں سمجھنے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ اسکے امپلی کیشنس (Implications) کو سمجھنا چاہیں - اگر وہ انکو تعمق کی نظر سے دیکھنے کی قوت رکھتے ہیں اور دوراندیشی کے ساتھ اسکے عواقب پر نظر ڈالنا چاہیں تو مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کی یہ آواز خالی نہیں جائیگی - اس میں وہ قوت ہے کہ دنیا کے دوسرے ممالک کو اپنی آواز سنا سکے اور منواسکے - منوانے کے لئے اسکے پاس کیا طریقہ ہے ؟ توپ - ہائیڈروجن بم - نیٹروجن بم - نہیں - یہ ہمارے ذرائع نہیں ہیں - بلکہ ہماری آواز کی قوت ہمارے پرخلوص جذبات ہیں جو

دنیا میں امن قائم رکھنا چاھتے ھیں - اسی اخلاقی قوت پر ھمارا دارومدار ھے - ھم دعوی نہیں کرتے - ھم جھوٹی باتیں کرنے کے عادی نہیں ھیں - ھم کسی کا برا نہیں چاھتے - ھاں ھم پر حملہ ھوتو ھم ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ھیں -

ھم پاکستان یا امریکہ کو ڈرانا نہیں چاھتے کہ دیکھو ھماری ۳۰ کروڑ کی آبادی ھے تم پر حملہ کردیں گے - ھم یہ نہیں کہتے - ھماری آواز خلوص - نیک نیتی اور اعلی کردار پر مبنی ھے - ان خیالات کا اظہار میں کیوں کررھا ھوں ؟ خود غرضی کے تحت نہیں - نہ میں کسی سے ڈر رھا ھوں اور نہ کسی سے خوف ھے - میرے بھائی پاکستانی بھی ھیں - وھاں کے لیڈر - میں عوام کو کچھ نہیں کہتا کیونکہ نہ امریکہ کے عوام اسکی تائید میں ھیں نہ پاکستان کے عوام - محض گورنمنٹ کے وہ لوگ جنکے ھاتھوں میں اقتدار کی باگ ڈور ھے - جو فیصلہ کرنے کی قوت رکھتے ھیں انہوں نے غلط فیصلہ کیا ھے - نہ پاکستان کے عوام اسکے پیچھے ھیں اور نہ امریکہ کے عوام اس پیکٹ کے پیچھے ھیں - میں اسکا دعوے دار ھوں - بعض بھائیوں کو یہ خیال ھوگا کہ شاید امریکی عوام اسکی حمایت کرتے ھونگے لیکن نہیں امریکی عوام بھی اسکے خلاف ھیں - امریکی حکومت کوئی ایسا اقدام کر رھی ھے جیسا کہ اوس نے کیا ھے تو یہ غلط ھے - اس فیصلے سے امریکی گورنمنٹ کو پچتانا پڑیگا - اسکی وجہ سے ایسے نتائج پیدا ھونگے جن میں امریکہ الجھ جائیگا تو اس فیصلہ پر امریکی گورنمنٹ پچتائیگی - -

پاکستان گورنمنٹ کے پیچھے اس تصفیہ کے تعلق سے کون ھیں ؟ آپ نے حال ھی میں دیکھا ھوگا کہ ایسٹ بنگال میں کیا نقشہ نظر آیا - وھاں میجاریٹی ھے (٦٥) فیصد آبادی ھے -

ایک آنریبل ممبر - ٥٦ فیصد -

ھاں - ھاں (٥٦) فیصد - میں نے آنکڑوں کو الٹا دیا تھا - (Laughter)
پھر بھی (٥٦) فیصد آبادی جو پاکستان کی میجاریٹی ھے اوس نے یہ فیصلہ کیا کہ تمھارا طئے نامہ غلط ھے - تمھاری فارین پالیسی ھم قبول نہیں کرتے ھمیں یہ منظور نہیں - حتی کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانسٹیٹیونٹ اسمبلی جو بیٹھی ھے اوسکو ڈیزالو (Dissolve) کردیا جائے - پاکستانی بھائی اس پر غور کریں اور اسکے پیچھے جو قوت ھے اسکا صحیح اندازہ کریں تو مجھے یقین ھے کہ انہیں اس فیصلہ کو بدلنا پڑیگا - چند دن پہلے میاں افتخار الدین احمد کی اسپیچ (Speech) ھوئی تھی انہوں نے صاف الفاظ میں یہ کہا کہ وہ اس پیکٹ سے متفق نہیں ھیں - ایسٹ بنگال اور ویسٹ پاکستان میں بھی ایسے قوی عناصر موجود ھیں - بڑے ذمہ دار لوگ ھیں - بڑے اڈمنسٹریٹرس ھیں مفکر ھیں جو اس فیصلہ سے متفق نہیں ھیں بلکہ پچتا رھے ھیں - واقعہ یہ ھے کہ عجلت میں انہوں نے یہ فیصلہ کرلیا - اور ظاھر ھے کہ عجلت میں جو کام کیا جاتا ھے اوس سے لوگوں کو پچتانا پڑتا ھے -

میں کہونگا کہ یہ پچتانے کا پروسس (Process) شروع ہو چکا ہے
آپ نے اسکو بھانپ لیا ہوگا - اگر آپ بیٹوین دی لائینس (Between the lines)
بین السطور پاکستان کی خبروں کو پڑھینگے تو آپ یہ ضرور پائینگے کہ جو تصفیہ
انہوں نے کیا ہے اسپر کچھ دل ہی دل میں پچتا رہے ہیں اور پچتاوا شروع ہوگیا ہے۔
لیکن کیا کریں گے کوئی فیصلہ جو کیا جاچکا ہو آسانی سے بدلا تو نہیں جاسکتا - کوشش
کی جا رہی ہے - اکسپلینیشن (Explanation) در اکسپلینیشن کا سلسلہ
جاری ہے اور اس امر کے باور کرانیکی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ مدافعانہ پیکٹ ہے
لیکن ان چیزوں کو اس آسانی کے ساتھ سمجھایا نہیں جاسکتا - جو سیاست داں ہیں جو
ان باتوں کو سمجھتے ہیں وہ اسطرح کے اکسپلینیشنس (Explanations) کو
نہیں مان سکتے - غلطی ہوئی ہے - ہوسکتی ہے - لیکن تقاضہ یہ ہے کہ جب غلطی
کو غلطی محسوس کرلیا جائے تو چاہے ہمالین مسٹیک (Himalayan mistake) کیوں
نہو اوسکا اعتراف کرلیا جانا چاہئے ایسی صورت میں جبکہ ایک بڑی بھاری غلطی
پاکستان اور امریکہ نے کی ہے - ہم انکی نیتوں پر حملہ کرنا نہیں چاہتے اورمجھے اسکی
خوشی ہے کہ اس ایوان کے آنریبل ممبرس نے بھی اپنی اسپیچس (Speeches) میں
انکی نیتوں پر حملہ نہیں کیا - کیونکہ ایک ہمسایہ قوم کی انڈیپنڈنسی (Independency)
کا احترام کرتے ہوئے انکی نیتوں پر حملہ نہیں کرنا چاہئے - لیکن
میں اتنا کہونگا کہ انہوں نے بڑی غلطی کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پچتانے پر
مجبور ہوجائینگے - بات یہ ہے کہ اگر نیتوں کا انالیسس (Analysis) کیا جائے
اور امریکہ کے پوائینٹ آف ویو سے دیکھیں تو امریکن پیوپل کے ایک کنسیڈریبل
(Considerable) حصہ میں یہ آبسیشن (Obsession) ہے کہ
روس کی طرف سے یا کمیونسٹ کنٹرول بلاک (Communist control block)
جیسے کہتے ہیں اسکی طرف سے امن میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہے - وہ اگرچہ
بے اصل ہے لیکن امریکہ کے لئے آبسیشن بن گیا ہے اسلئے وہ خود ایسی غلطیاں کررہا
ہے - جو ان ڈائرکٹلی (Indirectly) دنیا کے امن کے لئے مکدر فضا
پیدا کرنے پرمنتج ہو رہی ہیں - یہ بھاری غلطی ہے - کہیں سے خطرہ ہوتو اوس
خطرے سے پریشان ہونا کوئی اچھی پالیسی نہیں ہے - کیونکہ یہ پریشانی ذہنی بوکھلاہٹ
کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے - یہ کوئی دانشمندی نہیں ہے - ہم انکی نیتوں کے بارے میں
کچھ نہیں کہہ سکتے - وہ یہ چاہتے ہیں کہ انکا بلاک دوسرے بلاک سے محفوظ رہے۔
اوسی طریقہ سے دوسرا بلاک بھی یہی چاہتا ہے کہ اوسکی پالیسی کو بھی اہمیت حاصل
رہے - لیکن آپ بین السطور دیکھیں گے تو ان دونوں بلاکس میں بڑا فرق پائینگے -
بہت بڑا گلف (Gulf) ہے - ہر جگہ کی پبلک امن پسند ہوتی ہے - آج دنیا
کی کسی قوم کے لوگ لڑائی لڑنا نہیں چاہتے لیکن آپسی شکوک و شبہات جب بڑھ
جاتے ہیں تو کوئی ہیڈروجن بم بنا لیتا ہے اورکوئی ایٹروجن بم بنا لیتا ہے اور انکا
سہارا لیا جاتا ہے - یہ عامیانہ چیزیں ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ متمدن ممالک کو ایسا

کرنا زیب نہیں دیتا ۔ عامیانہ قسم کے لوگوں میں جب نزاع ہوتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک نے نزاعی زمین پر دس عرب متعین کردئے تو دوسرے نے بندرہ لودھوں کو انگیج (Engage) کردیا انہوں نے ۲۰ سکھ بڑھا دئے تو انہوں نے پچاس سہار رکھدئے یہ چیزیں ایسے لوگوں میں ہوتی ہیں جو عامیانہ ذوق طبع رکھتے ہیں ۔ اسی نمونے پر اگر متمدن ممالک مہلک سے مہلک بم تیار کرتے جائیں تو اسکے اثرات کیا ہونگے ۔ اسطرح کی ریڈیائی ایکٹیویٹیز کے اثرات ظاہر ہیں کہ کیا ہونگے ؟ چار ہیڈ روجن بم پوری دنیا کو ختم کرنے ، برباد کرنے کے لئے کافی ہیں ۔ اسکے بالمقابل کہا جاتا ہے کہ نیٹروجن بم (Nitrogen bomb) اوس سے زیادہ مہلک ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ جو کامپیٹیشن (Competition) ہورہا ہے اور جو ہتیار بنائے جا رہے ہیں آخر کس لئے ؟ اسی لئے کہ انسانوں کو ہلاک کیا جائے ۔ اگر یہ بات ہے تو میں کہوں گا کہ امن قائم کرنے کا یہ سچا راستہ نہیں ہے ۔ اگر غلط راستہ اختیار کرکے نیک مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ صحیح اصول نہیں ہے ۔ دونوں بلاکس کا مقصد یہ ہے کہ امن قائم رہے ۔ ایک دوسرے پر جو شبک و شبہ ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے ۔

اس میں جو لوگ مبتلا ہیں اور جب تک وہ لوگ مبتلا رہیں گے ایک دوسرے سے مسابقت اور مہلک ہتیاروں کی ڈسکوریز (Discoveries) کرنے میں مقابلہ کرتے رہیں گے ۔ لیکن ہم کیا کریں گے ۔ اگر وہ اپنے خیالات اور اپنے پائنٹ آف ویو کو چھوڑنے پر مجبور نہیں ہیں تو ہم اون کی رائے کو بدل نہیں سکتے ۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ہم بھی اپنی رائے ظاہر نہیں کرسکتے ۔ ہم تو اپنی رائے ظاہر کر رہے ہیں ۔ اور وہاں کے لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو وہ غلط راستہ ہے اوس سے وہ مقصد جس کو تمام لوگ حاصل کرنا چاہتے ہوں حاصل نہیں ہوسکتا ۔ غرض ان آرگیومنٹس کی تقویت میں جتنی بھی باتیں تھیں کافی طور پر اس سے پہلے ظاہر کی جاچکی ہیں ۔ میں مزید آرگیومنٹس پیش کرنا نہیں چاہتا ۔ میرے الفاظ دوسرے ہیں لیکن دلائل وہی ہیں جن کو آپ نے پیش کیا ۔ اس طرح میں آپ کی رائے سے متفق ہوں ۔ اس معاملہ کا تعلق تمام دنیا سے ہے جس کے خلاف پوری قوت سے احتجاج کرنا چاہئے اور ہم نے احتجاج بھی کیا ہے اور اپنی آرا کو اچھے طریقہ سے ظاہر بھی کیا ہے۔ اب سوال صرف اسی قدر پیدا ہوتا ہے کیا ہمیں اس کی ضرورت ہے اور کیا یہ اپروپریٹ اور پراپر (Proper) ہے کہ ہم اپنی اسٹیٹ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے کوئی ریزولیوشن اوس پیکٹ کو کنڈم (Condemn) کرتے ہوئے یا کسی دوسرے طریقہ پر پیش کریں ؟ اصل مبحث کے متعلق اس طرف کے معزز ممبران اور اس طرف کے معزز ممبران میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے ۔ لیکن میں بحیثیت لیڈر آف دی ہاؤز اور آپ کے ساتھ اتفاق رائے رکھنے والے کی حیثیت سے آنریبل موور آف دی ریزولیوشن کو مشورہ دونگا کہ وہ اس ریزولیوشن کو پریس نہ کریں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم آج اگر یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہیں تو

وہ ایسے سبجکٹ سے متعلق ہے جو ملک کی فارن پالیسی سے متعلق رہتا ہے۔ فارن پالیسی کو کنڈکٹ (Conduct) کرنے کا اور وس کو چلانے کا حق ہمارے پرائم منسٹر کو ہی ہے۔ آج پبلک کے ہر گوشہ سے اس پالیسی کی تائید ہو رہی ہے اور اوس کی کنفرمیشن ہو رہی ہے۔ ہم نے بھی دو دن تک بحث کرکے اوس کی تائید کی۔ لیکن آخری فیصلہ تو اون ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چیز ہمارے لئے اپروپریٹ (Appropriate) نہیں ہے۔ فارن پالیسی کا سبجکٹ ایسا ہے جو ہاؤز آف دی پیپل کے پرویو (Purview) میں آتا ہے۔ وہاں روز اس پر چرچا ہو رہی ہے۔ اور اظہار خیال ہو رہا ہے۔ پرائم منسٹر کا ہاتھ سارے ملک کی نبض پر ہے۔ گھڑی گھڑی منٹ منٹ وہ ہمارے خیالات سے واقف ہوتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم نے جو اسٹپ لیا ہے اوس کی ضرورت نہیں تھی۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کوئی اپروپریٹ چیز نہیں کہ اسٹیٹ اسمبلی فارین پالیسی کے متعلق کسی قسم کا ریزولیوشن پاس کرے۔ فارین پالیسی ایک نازک معاملہ ہے۔ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس قسم کا ریزولیوشن کسی اسمبلی سے کم از کم پیش نہیں ہوا۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ پارلیمنٹری پریکٹس کے لحاظ سے رزولیوشن پاس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اظہار رائے کی حد تک ہم آزاد ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں ریزولیوشن یا کسی اور ذریعہ سے ملک کی رائے کو ظاہر کرنے کا حق صرف پارلیمنٹ کو ہے اور یہ چیز اوسی پر ہی چھوڑنا چاہئے۔ ان تمام وجوہات کے پیش نظر میں آنریبل موور آف دی ریزولیوشن سے اپیل کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کو ووٹ پر رکھنے کے لئے پرس نہ کریں۔ جو ڈسکشن اس وقت تک ہو چکا ہے اوس کے ذریعہ کافی طور پر کافی قوت کے ساتھ اظہار رائے کردیا گیا ہے۔ اس وجہہ سے ہم اس معاملہ کو یہاں پر ختم کردیں میں یہ اپیل کرتے ہوے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے جس صداقت کے ساتھ اون کو یہ مشورہ دیا اوسی صداقت کے ساتھ وہ اوسے قبول کرلیں گے اور مجھے ممنون کریں گے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे (खिप्पागुडा) :—अध्यक्ष महोदय, हैदराबाद असेंब्ली के लिये यह गर्व की बात है कि सारा मुल्क आज जिस बारे में बहुत गौर से सोंच रहा है, अुसके बारे में हमारे असेंब्ली के अराकीन भी पिछले दो दिन से अपने ख्यालात का अिजहार कर रहे ह। मुझे हमारी अव्वाम पर, और अुसकी कुव्वतों पर, और शक्ति पर, पूरा भरोसा है। अव्वाम अपनी ताकत से अिसमें से जरूर कुछ न कुछ रास्ता निकाल सकती है, और हमारे मुल्क की आझादी पर जो संकट आ रहा है, अुसे रोक सकती है।

हाअुस के सामने यह रेजोल्यूशन लाने मे मेरा मकसद यही था कि जिस तरह आज मुल्क में दूसरी जगह पर जिम्मेदार लोग जिस बारे में अपने ख्यालात का अिजहार कर रहे हैं अुसी तरह हम हैदराबाद असेंब्ली के अराकिन भी जिम्मेदार होनेके लिहाजसे और हमारे अव्वाम के नुमाअिंदों

और हम अपने ख्यालात का अिजहार करें कि हम अिसके बारे में क्या सोचते ह, ताकि वह हमारे अव्वाम के सामने आ सके। और पाकिस्तान और अमेरिका के लोग हमारी अिसके बारें में क्या राय है यह समझ सके, ओर हम बता सकें कि अमेरिका और पाकिस्तान ने अिस तरह पॅक्ट कर के जो कदम अुठाया है वह निहायत गलत है। हम सब लोग अिस बात को बहुत बुरी नजर से देखते हैं, और अिसे कण्डम (Condemn) करते हैं। हम यह महसूस करते है कि यह अेक नया संकट आशियाअी देशोपर मंडला रहा है। हमारी और आॅशिया के दूसरे देशोकी स्वंतत्रता आज धोखे में आ रही है। और पूरा अेशिया अिस पॅक्ट की आज मुखालिफत कर रहा है। यह हम बताना चाहते हैं और अिसी मकसद से मैंने यह रेजोल्यूशन अिस असेंब्ली के सामने लाया है।

जिस तरह से हमने १५ अगस्त १९४७ को अंग्रेजी साम्राज्यशाही को हमारे यहां से खतम किया अुसी तरह आज भी यदि कोअी ताकद फिर से हमें परतंत्र करने की कोशिश करती है तो, हम सब मिलकर अुसका मुकाबला करेंगे, यह भी हमें अमेरिका को दिखाने की जरूरत है।आज आशियाअी मुल्क में बहूत हदतक पूरी या अधूरी न हो, आझादी मिली है। और हालात में यह पाक पॅक्ट हो रहा है। अब अेशियाअी मुल्क, अुन्हें जो भी कुछ आजादी मिली है अिसे खोना नहीं चाहते हैं। हमारे आझादी की रक्षा अंग्रेज नहीं कर सकते। अुसी तरह दूसरे भी कोअी यहां आकर हमारी आझाती की रक्षा नहीं कर हकते। अमेरिकन लोक आज दूसरी तरह से अपना साम्राज्यवाद का विस्तार करना चाहते हैं। आज अमेरिकाने पाक अमेरिका पॅक्ट करके यह जो नया कदम अुठाया है वह अेशियाअी देशों को अेक नअी गुलामी में जकडनेवाला है। अिससे अेशियाअी देशोंपरं अेक नअी गुलामी, अमेरिकाकी गुलामी लादी जाने के अिमकानात हैं। यह जो रेजोल्यूशन मैंने हाअुस के सामने लाया है अुसका यही मनशा था कि यह जो खतरा हमारे मुल्क पर और हमारे अशियाअी मुमालिक पर है, अुसके बारे में अेक तरे का लालटेन बता दूं, और तमाम जिम्मेदार लोग अिस खतरे को महसूस करें,और अुन्हें अपने अपने ख्यालात अिस बारे में हाअुस के सामने रखने का मौका मिले। मुझे खुशी अिस बातकी है कि अंदरूनी मसलों में अलग अलग पार्टीज का अेक दूसरे से विरोध होते हुअे भी जब हमारे मुल्क की आझादी खतरे में है, और अुसके बारे में आज पंडित नेहरू की जो पॉलिसी है, अुसके बारे में अिस हाअूस में सबका अेक मत है। जब मुल्क के आझादी की तरफ हिफाजत करने का सवाल आता है, तो हम सब लोग अेक हैं। पाकिस्तान और अमेरिका की जो शस्त्र संधी हुअी है अुसके बारे मे हम सबके ख्यालात अेक ही किसम के हैं। और हम सब अिस पॅक्ट की मुखालिफत करते हैं।

अेक दूसरी बात से मुझे खुशी हुअी कि अिस अैवान में अिस बात को मान लिया गया है कि हिंदुस्थान के अव्वाम और पाकिस्तान के अव्वाम, भाअी भाअी हैं। और आज जो साम्राजशाही लादने की कोशिश की जा रहीं है अुसका हम सब विरोध करते हैं। और दोनो तरफ के अव्वाम बाज आजादी चाहते है। दोनों भाअी आपस में सुलह कर के अिस तरह के आपस के सवालों को हल कर सकते हैं, लेकिन अिस तरह लडने का रास्ता दो भाअियों का नहीं हो सकता।

हम पाकिस्तान की अव्वाम को यह यकीन दिलाना चाहते हैं कि कोअी जारहाना कदम न हिंदुस्तान ने किसी के खिलाफ अुठाया है, न किसी के खिलाफ अुठाना चाहता है, बल्कि हम यह महसूस करते हैं कि पाकिस्तान और हिंदुस्तान दोनों फले फूलें, अेक दूसरे की मदद करें, और मुल्क अपनी

[illegible] अपनी आजादी को मुस्तहकम करें, अपने मुल्कों का रीकन्स्ट्रक्शन करें और दोनों भाजी भाजी की तरह अपने अपने मुल्कों की आजादी बरकरार रखने के लिये और दुनिया में अमन कायम रखने के लिये आगे कदम बढायें। अिसी चीज को अव्वाम के सामने अिसके जरिये से किसी तरह बनाने की कोशिश की गअी है। दूसरी चीज अव्वाम के सामने यह आअी है कि हम लोग अमन पसंद हैं। हम चाहते हैं कि हर मुल्क को अपनी आजादी कायम रखने का अख्तियार है, और अुसके अंदर कौनसी और किस प्रकार की हुकूमत होनी चाहिये अिसको तय करने का भी सिर्फ अुसी को अख्तियार है। दूसरे मुल्कों को अुसके अदरूनी मामलात में किसी तरह दखल देने का अख्तियार नहीं है। अिसका मतलब यह हो जाता है कि अमरिका हो, या दुनिया की और कोअी कुव्वत हो, अुसको हिन्दुस्तान के अंदरूनी मामलात में मदाखलत करनेका कोअी हक नहीं है। यह हमारा पैदाअिशी हक है कि हम अपना मुस्तकबिल, हम अपना जीवन, जिस तरह से चाहें यार अम्मा से, जमहूरियत के अुसूलों को अपने सामने रखते हुअे बनायेंगे। अिस वजह से हमने कोअी खतरा कभी महसूस नहीं किया। मैं हाअुस को यह याद दिलाना चाहता हूं कि वजीरे आजम पंडित जवाहरलाल नेहरू ने अिस बात को पार्लियामेंट के अंदर और दीगर तकरीरों में साफ किया था कि हम अपने पडोसियों से कोअी खतरा महसूस नहीं करते। न हमें चीन से खतरा है, न रूस से खतरा है, न बर्मा से खतरा है और न पाकिस्तान से खतरा हम महसूस करते हैं। हमारी पालिसी अमन की है, जमहूरियत की है, और लिव्ह अँड लेट लिव्ह (Live and let live) की है,। अिसलिये हम किसी के अूपर हमला करेंगे और न हमारे अूपर कोअी हमला करेगा अैसा हमें खयाल है। अिन्हीं मकासिद को सामने रखते हुअे हिंदुस्तान आगे बढ रहा है। वह दुनिया के अमन के लिये और हिंदुस्तान की तरक्की के मकसद को सामने रखते हुये आगे बढरहा है। अैसी सूरत में हम देखते हैं कि पाकिस्तान और अमरिका के पॅक्ट की मुखालिफत की जा रही है। वह अिसलिये हमें करनी पडती है कि जो चींगारी हमारे पडोस में लगी है अुससे दुनिया और हम वाकिफ हैं। साथ साथ अेशिया के मुख्तलिफ मुमालिक में पिछले साल से जहां कहीं यह चींगारी लगी अुसका क्या नतीजा हुआ वह हम देखते आये हैं। कअी जगह आग लगी और अुसमें कअी जलकर खाक हो गये। अिस वजह से हमें खतरा महसूस होता है कि हमने जो आजादी हासिल की है वह कहीं खतरे में न आ जायें। अिसलिये हम अपनी आवाज पाकिस्तान-अमरिका पॅक्ट के खिलाफ पुरजोर कर रहे हैं। यही मकसद था जिसके लिये मैंने हाअुस के सामने अिस प्रस्ताव को लाना मेरा फर्ज समझा, और मुझे खुशी है कि हाअुस की मुख्तलिफ पार्टियों के तमाम मेंबरों ने अिस वक्त अेक ही राय का अिजहार किया। जो विचार यहां प्रगट किये गये हैं अुससे मैं यकीन के साथ कह सकता हूं कि मुल्क की तरक्की के लिये, अुसकी आजादी को बरकरार रखने के लिये अुसकी हिफाजत के लिये मुझे शुबहा नहीं है कि चाहे हम लोग किन्हीं खियालात के हों मुख्तलिफ आयडियालोजी के क्यों न हो हम अपनी मुखालिफत को भूल जायेंगे और हमारे मुल्क पर अगर किसी ने हमला किया हमारे मुल्क पर अगर कोअी खतरा आया तो हम सब मिलकर आखरी दम तक अुसके खिलाफ लडते रहेंगे। अिसी बात का मैं यहां अेलान करना चाहता हूं।

मैं अिस चीज को भी हाअुस के सामने रखना चाहता हूं कि आज हमारे सामने फौजी तय्यारी करने का सवाल कोअी सवाल नहीं है। हम जानते हैं कि फौजी तय्यारी करने का अेलान [illegible]

में अमन नहीं ला सकता। लेकिन अिसके माने यह नहीं हैं कि खतरा हमारे अूपर आ जाय तो हम अुसका मुकाबला नही करेंगे। हम अपनी आजादी के लिये जरूर लडेंगे और चाहे जो कुर-बानियां करने के लिये हमेशा तयार रहेंगे। लेकिन लडाअी आखिर अेक खास पोलीटिकल पॉलिसी को आगे लाने का अेक रास्ता है। अिसी लिये अिस वक्त हमारे सामने लोगों में सियासी तौर पर जागृति करने का सवाल है। पाकिस्तान की अव्वाम को यकीन दिलाने का सवाल हैं कि हम और आप भाअी हैं। जो खतरा हमारे मुल्कों पर आने के अिमकानात है अुसका मुकाबला करने के लिये हम अपनी जमहूरियती कूव्वततों को मजबूत करें और अपने में किसी तरह की फूट न पडने दें। अपने मुल्क की आजादी को बरकरार रखने के लिये दुनिया में अमन कायम रखने के लिये हम अेक दूसरे के नजदीक आये ताकि कोअी खतरा अगर आ जाय तो फौलाद की तरह हम तमाम लोग अेक जगह आकर अुसका मुकाबला कर सकें और दुनिया में अमन और अपनी आजादी को कायम रखने के लिये अग्रेसर रहें। अिसी लिये अिन तमाम सवालों को हाअुस के सामने लाने की मैंने जुर्रत की। मुझे खुशी है की अिसकी ताअीद पूरे हाअुस ने की। अब अेक बहुत आम सवाल बाकी रह जाता है। दो रोज से अिस मसले पर अिस असेंबली में बहस हो रही है। चंद दिन पहिले यानी ७ अप्रैल को अुत्तर प्रदेश की कौन्सिल ऑफ स्टेट में अिस तरह का अेक रेजोल्यूशन आया था। अखबारात से जहां तक मुझे मालूम हुआ है अुस कौन्सिल ने अुस रेजोल्यूशन को पास करके पंडित जवाहरलाल नेहरू की पॉलिसी की ताअीद की और पंडित जवाहरलाल नेहरू को यकीन दिलाया कि अगर अिस तरह का कोअी जारहाना कदम कोअी भी हमारे मुल्क की आजादी के खिलाफ अुठायेगा तो हम सब मुत्तहिदा तौर पर पंडित नेहरू के पीछे खडे रहेंगे। मैं समझता हूं कि हमारी असेंबली में भी अिसी भावना से सारी बहस हुअी है। आम तौर पर मैं देख रहा हूं कि तमाम ख्यालात का अिजहार अिसी भावना को लेकर किया गया कि अपने मुल्क की हिफाजत हो दुनिया में अमन कायम रहे पाकिस्तान और हिंदुस्तान के दोस्ताना तालूकात बढें और पाकिस्तान की अव्वाम को हम आगाह करदें कि पाकिस्तान की हुक्मरान पार्टी ने जो कदम अुठाया है वह अपनी आजादी को बरकरार रखने में मद्दद करनेवाला कदम नहीं है बल्कि अेक नअी गुलामी को लानेवाला कदम हैं। अिसीलिये हमने यहां से अुनको 'होशियार रहो' की आवाज दी है। अिसी तरह से हमारे मुल्क के बाहर भी तमाम ख्यालात अेक जगह आकर अिस पॅक्ट के खिलाफ अपनी आवाज अुठा रहे है। खुशी की बात है कि हैदराबाद रियासत की कांग्रेस पार्टी कम्युनिस्ट पार्टी अव्वामी जमहूरी महाज पीजंटस अॅंड वर्कर्स पार्टी सोशालिस्ट पार्टी आदि तमाम पार्टियों की तरफ से अेक मिलीजुली कमेटी बनाअी गअी है जो अिस बात की कोशिश करेगी कि पाक-अमरिका पॅक्ट से दुनिया पर जो असरात होनेवाले हैं अुससे लोगों को वाकिफ करें पाकिस्तान और हिंदुस्थान के लोगोंमें दोस्ताने ताल्लुकात बढायें और दोनों मुल्कोंमें जमहूरियत और आजादी को कायम रखने के मकसद को आगे बढायें। ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने अमेरिका और पाकिस्तान के हुकूमरान तबकों से अपील की है कि अुनको कान हों तो वे सुनें अगर वे सोंच सकते हैं तो वह सोंचे। मैं भी अपने मुल्क की आजादी के नामसे अपने मुल्क की आजादी के लिये और अपने मुल्क की तरक्की के लिये पाकिस्तान और अमरिका के हुक्मरान तबकों से जरूर कहूंगा कि आपकी तरफ से जो कदम अुठाया जा रहा है वह किसी की आजादी को बरकरार रखने वाला कदम नहीं है वह दुनिया के अंदर अमन रखनेवाला कदम नहीं है बल्कि अुसके असरात अेशियाके अुन तमाम मुल्कों पर बहुत बुरी तरह से होनेवाले हैं जो

[illegible] यो जा अभी पानेवाले हैं। अिसलिये दुनिया की कोअी भी [illegible] साम्राज्यिवत के मक़ासिद के तहत दूसरे मुल्को की आजादी पर जरब लगाने की [illegible] नतीजा दुनिया मे अमन कायम करने के लिये नही होगा बल्कि अुससे दुनिया के हालात [illegible] बदतर बन जायगे। अिन तमाम हालात के तहत मिस्टर स्पीकर सर, जो रेजोल्यूशन सदन [illegible] के सामने रखा है, अुसके बारे में यह कहूंगा कि अिस सिलसिले में हम अुजलत से कोअी कदम न अुठाये। आज मुल्क के अदर जो हालात पैदा हो रहे है, अुस पर तमाम लोग सोच रहे हैं। अलग अलग तरीके मे अिसके बारे मैं आवाजे अुठायी जा रही है। ओर अिस दृष्टि से जो बहस आज हाअुस के सामने हुअी है वह मैं समझता हूं कि काफी है। अिसलिये मैं अर्ज करूगा कि जो डिसकशन अब तक अिस पर हुआ है वह काफी हुआ अैसा समझकर डिसकशन को साअिने डाय (Sine die) मुल्तवी किया जाय। अिसलिये मैं यह सजेशन देता हूं कि—

The discussion on this resolution be adjourned *Sine die.*

Mr. Speaker:—The Question is:

"That the discussion on this resolution be adjourned *Sine die.*"

The motion was adopted.

Half An Hour Discussion

[illegible]:

[illegible],

[illegible] జరిగిన రూపాయల గందరగోళం విషయంలో మొన్న ఒక ప్రశ్నకూడా వేశాను. [illegible] ఒక ప్రశ్న వేశాను. ఆ ప్రశ్న సందర్భంలో మంత్రిగారు ఇచ్చిన సమాధానము మొన్నవేసిన ప్రశ్న సందర్భంలో మంత్రిగారు ఇచ్చిన సమాధానముబట్టి చూస్తే టాకా భువనగిరికి కార్యదర్శిగా పనిచేస్తున్న పురుషోత్తమరెడ్డి అపహరించిన రూపాయలు వివరములను కప్పిపుచ్చటానికి ప్రయత్నం చేసినట్లు కనిపిస్తోంది. మొదలు, యీ రూపాయలు ఏ విధంగా అపహరించబడ్డవి అనే విషయంకూడా కొంత విపులంగా చెబితే గౌరవసభ్యులు బాగా ఆలోచించడానికి అవకాశం [illegible] అని అభిప్రాయ పడుతూ, ఏ విధంగా యీ రూపాయలు అపహరించబడ్డాయో, దాని వెనుకవున్న చరిత్ర ఏమిటో, కార్యదర్శిగా పనిచేస్తున్న పురుషోత్తమరెడ్డి చరిత్ర ఏమిటో కొంత చెబుతాను. పురుషోత్తమరెడ్డి మిర్యాలగూడ తాలూకాలో [illegible] గ్రామంలో వుండి, ప్రజలకు వ్యతిరేకంగా తిరుగుతుండిన...

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ ہندی میں تقریر نہیں کرسکتے ؟

شری پنڈم واسدیو۔ اتنا صاف نہیں کرسکتا۔

مسٹر اسپیکر۔ صاف نہو توکوئی حرج نہیں لیکن کم ازکم آپ کا کیا منشا ہے وہ تو سمجھ میں آجائیگا۔

شری پنڈم واسدیو۔ میں اردو میں بولنے کی کوشش کرونگا۔ جو غلط جوابات دئے جاتے ھیں اسکو روکنے کے لئے اسپیکر صاحب حکم دیں اس لئے میں اسپیکر صاحب کے سمجھنے کے لئے اردو میں بولتا ھوں۔ بھونگیر ٹاکا میں جو روپیوں کا غبن ھوا اس کے ذمہ دار پرشوتم ریڈی تھے۔ انکی پرانی تاریخ میں ایک دو منٹ میں ھاؤس کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں۔ پر شوتم ریڈی رامنا پیٹھہ تعلقہ کے نواسی ھیں اونکے کرتوت ....

مسٹر اسپیکر۔ میں آپ کو رول ۹۷ کلاز (۵) کیطرف متوجہ کرتا ھوں۔ رول یہ ہے۔

Rule 97(5) : There shall be no formal motion before the Assembly nor voting. The member who has given notice may make a short statement

جس ممبر نے نوٹس دی ہے وہ ایک مختصر بیان دیسکتے ھیں۔

And the Minister concerned shall reply shortly. Any member who has previously intimated to the Speaker may be permitted to put a question for the purpose of further elucidating any matter of fact.

جو مسٹر کنسرنڈ ھیں وہ بھی اس کا مختصراً جواب دیں گے۔

شری پنڈم واسدیو۔ پولیس ایکشن کے بعد وہ ٹاکا کے سکریٹری بنے۔ اسکے بعد مارچ سنہ ۱۹۵۲ع میں ۲۰ ہزار روپیہ کا غبن ھوا۔ یہ غبن اسطرح ھوا کہ بھونگیر ٹاکا میں پہلے جو سکریٹری تھے وہ برماشل کمپنی کے مینجر تھے۔ وہ اپنی کمپنی سے گیاس کے تیل کا بزنس کرنا چاھتے تھے۔ کمپنی نے اس کی اجازت نہ دی۔ لیکن بعد میں یہ ھوا کہ پرشوتم ریڈی بھی یہ بزنس کرنا چاھتے تھے۔ انکی ایک دوکان ہے انہوں نے بزنس کرنے کے لئے بھونگیر ٹاکا سے ۴۰ ہزار روپیہ قرضہ لیا اور بزنس شروع کیا۔ لیکن چار مہینے تک یہ بزنس چلنے کے بعد اس میں ۲۰ ہزار کا غبن ھوا۔ وہ کچھہ اس طرح ھوا کہ ساگا لکشمی نارائن جو ٹاکا کا ملازم تھا اپنے گھر کی مشکلات کی وجہ سے زہر کھاکر مر گیا۔ پرشوتم ریڈی کا یہ کہنا ہے کہ وہ شخص یہ رقم دباکر مر گیا۔ اوس وقت بھونگیر کانگریس ٹاون کمپنی کے سکریٹری، ھنمنت راؤ نے ساگا لکشمی نارائن جو مر گیا اسکے والد بیوی اور ماں کو لیکر حیدرآباد آئے اور سنٹرل کوآپریٹیو اسوسیشن

میں درخواست دی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ساڈ لکشمی نارائن روپیہ داب کر مر گئے ۔ مگر یہاں اس درخواست پر کوئی توجہ نہیں کی گئی ۔ پرسوتم ریڈی صاحب سے لکشمی نرائن پر یہ رقم ڈھکیل دینا چاہتے تھے ۔ اس کے بعد یہ کیس آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ۔ ہم حیدر آباد سنٹرل کوآپریٹیو اسوسیشن میں درخواست دینے کے بعد تحقیقات شروع ہوئی ۔ اس میں پرشوتم ریڈی کو الگ رکھا گیا ہے اور وزن کشوں پر یا حساب کتاب رکھنے والوں پر یہ ڈھکیلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ وہاں کا قصہ ہے۔

(An hon. Member interrupted.)

شری بنڈم واسدیو ۔ آپ بیٹھئے میں بتلاتا ہوں ۔ یہ رقم غبن کی گئی ۔ اس سلسلہ میں ۱۲ ۔ ڈسمبر سنہ ۵۲ع کو میں نے سوال کیا تو اسکے بارے میں منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ پہلا جزو ہاں ۔

دوسرا جزو جو مس ابروپریشن ہوا ہے اسکی مقدار ۲۵۷۳۳ اس رقم کی منجملہ (۲۰۷۱) روپئے وصول ہوئے ہیں اور مابقی رقم وصول کیجارہی ہے ۔

اس پر میں نے یہ سوال کیا کہ جس نے اتنی بڑی رقم غبن کی ہے اسکے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے تو ۲۶-۳-۵۴ع کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا کہ سکریٹری سے بانڈ لکھوایا گیا ہے۔ اور پرسوں کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ پرشوتم ریڈی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ میں ہاؤس کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ۲۰ ہزار روپئے کا غبن ہوا ہے۔ پھر بھی انہیں کو ٹاکا کا ممبر بنایا جاتا ہے اور بھونگیر میونسپل کمیٹی کا نامنیڈ ممبر بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ پرشوتم ریڈی کے خلاف قانونی چارہ کار اختیار کیا جائے ۔ اور ٹاکا بھونگیر میں جو غبن ہوا ہے اس کی حقیقی تحقیقات کے لئے احکام دئے جائیں ۔

منسٹر فار میڈیکل ، پبلک ہلتھ اینڈ رورل ری کنسٹرکشن (شری مہدی نواز جنگ)۔ اسپیکر سر ۔ مجھے افسوس ہے اور حیرت بھی ہے کہ اس ایوان میں جہاں ایک بہت ہی بلند پایہ مضمون پر بحث ہو رہی تھی ، پاک امریکن پیکٹ زیر بحث تھا اس سے اسقدر نیچے اتر آئے کہ ٹاکا بھونگیر کا ایک گھریلو جھگڑا ہاؤس کے سامنے آگیا ۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس الجھن کے پیچھے کسی پارٹی کی غرض یا خانگی جھگڑا ہے۔ پہلے تو مجھے اسکا افسوس ہے کہ یہ سوال ہاؤس میں کیوں آیا ۔ کیونکہ جب کوئی معمار پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھتا ہے تو پوری دیوار ٹیڑھی تعمیر ہوتی ہے۔ میں عالیجناب اسپیکر صاحب سے یہ کہونگا کہ پہلے تو یہ سوال ہاؤس میں آنے کا ہی نہیں تھا ۔ لیکن یہ آگیا ۔ سابقہ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دیدیا اس جواب کے بعض اجزا کو پکڑلیا گیا ۲۶ تاریخ کو ڈپٹی منسٹر صاحب نے اس کا جواب دیا ۔ اصل میں شکایت یہ ہے کہ بھونگیر ٹاکا میں کچھ بلاک مارکٹنگ ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کی روک تھام کے لئے ضروری انتظامات کئیے ۔ ممکن ہے پرشوتم ریڈی کا اس سے کوئی تعلق ہو۔ ہو سکتا ہے

رر تھا بھی - چنانچہ اسٹیل اینڈ ایرن کنٹرولر کے دفتر سے انہیں ھٹادینا چاھئے سکن وھاں کے ٹاکا کے لوگ راضی نہیں ھوئے - تب رجسٹرار کو آبریٹیوز نے ڈائرکسن دی اور جنرل باڈی میٹنگ میں دوسرے سکریٹری منتخب کئے گئے - اس پر یہاں اسمبلی میں سوال کیا جاتا ھے حالانکہ ٹاکا میں اگر کوئی غبن ھو تو اس کا سمبندھ یہاں سے کچھ نہیں ھے - یہ کوئی ایسا اختلاف نہیں ھے جس پر اسمبلی کا وقت لیا جائے - اور ایسی نظیر بھی قائم نہونی چاھئیے - بیس ہزار کوآپریٹیو سوسائیٹیز کے متعلق اگر اسطرح سوالات ھوتے رھیں تو ظاھر ھے کہ نتیجہ کیا ھوگا - نفس معاملہ کی حد تک آربیٹریٹر (Arbitrator) کا تقرر ھوا ھے - اس نے اوارڈ (Award) دیا - چار آدمیوں کے ذمہ رقمیں وصول طلب قرار دیگئیں - جو لوگ اس سے متاثر ھوئے ھیں انہوں نے مرافعہ کیا ھے - مرافعہ زیر سماعت ھے جو ھونا ھے وہ ھوگا - لیکن یہاں اسمبلی میں یہ مسئلہ پیدا نہیں کیا جا سکتا - یہ کہا جاتا ھے کہ سابقہ منسٹر نے جو کہا ھے وہ غلط ھے یا ڈپٹی منسٹر صاحب نے جو کہا ھے وہ غلط ھے - سابقہ منسٹر صاحب نے جو کہا تھا کہ انکو علحدہ کیا گیا ھے تو اسکا یہ مطلب نہیں ھے کہ گورنمنٹ نے علحدہ کیا ھے بلکہ جنرل باڈی میٹنگ میں انکو علحدہ کیا گیا انکا تعلق غبن سے نہیں تھا ......

شری پنڈم واسدیو - میں چیالنج کرتا ھوں - بھونگیر ٹاکا کے توسط سے سبارام اینڈ کمپنی نے کتنا کتنا روپیہ کہاں سے کہاں دبایا ھے اور کتنا پیسہ داخل کیا ھے - یہ سب رجسٹر میں موجود ھے -

شری مہدی نواز جنگ - جو بلاک مارکٹنگ ھوئی ھے اسکی نسبت دفعہ ۴۹ قانون امداد باھمی حیدرآباد کے تحت ثالثی کی درخواست کی گئی ھے اور اس پر کارروائی ھو رھی ھے -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - سوال یہ ھے کہ کیا ڈپٹی منسٹر صاحب نے یہ جواب نہیں دیا کہ پرشوتم ریڈی نے غبن نہیں کیا ھے ؟

شری مہدی نواز جنگ - سوال یہ تھا کہ بھونگیر ٹاکا میں ۱۸ ہزار روپئے کا جو تغلب ھوا اس کی نسبت پرشوتم ریڈی کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - اس میں صاف بتایا گیا ھے کہ پرشوتم ریڈی دی دن سکرٹری (Purushotam Reddy the then Secretary) -

شری مہدی نواز جنگ - پرشوتم ریڈی اس کے سکرٹری تھے - لیکن جو غبن ھوا ھے ان سے متعلق نہیں ھے انہیں کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلے میں علحدہ کیا گیا -

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) - اس کا بھرکسن سے تعلق ھے ؟

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:- जिसके पहले मिनिस्टर साहब ने जो अेक दफा जवाब दिया था, कि उस से दस हजार के बांड लिये गये हैं क्या वह जवाब गलत है?

شری مہدی نواز جنگ - سابقہ منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا کہ جتنی رقم مس اپروپیریٹ (Misappropriate) ہوئی تھی اس کی مقدار اتنی تھی اور اس میں سے ۱۰ ہزار روپئے وصول کئے گئے ہیں - بقیہ رقم کے لئے متعلقہ لوگوں کو پابند کیا گیا ہے اور وہ وصول کیجائے گی -

شری پنڈم واسدیو - اور آگے بتلائیے -

مسٹر اسپیکر - ٹاکا کا گورنمنٹ سے تعلق نہیں ہے - اس کے اندرونی معاملات میں ہاؤس کو مداخلت نہ کرنی چاہئے - چونکہ ایسے اداروں سے متعلق کسی سوال کے ضمن میں صرف انفرمیشن (Information) فراہم کرنے کی گنجائش ہے اس وجہ سے یہ سوال اڈمٹ (Admit) کیا گیا - پارلیمنٹ کے اسپیکر شری ماؤ لنکر نے ایسے اداروں کے بارے میں ایک رولنگ دی ہے جو یہ ہے :

" That while the House was entitled to have full information which was reasonably necessary just to judge whether the particular Corporation which was autonomous was being carried on properly or not, it ought not to enter into discussion of day-to-day administration or in any detailed manner of any matter concerning it. "

.....which detailed discussion would interfere with the autonomy of the particular Corporation. "

سوال غبن کے بارے میں ہے- غبن کے بارے میں جواب دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ضابطہ کی کارروائی ہورہی ہے- اس کے علاوہ مزید ڈیٹیلس فراہم کرنے کی گنجائش نہیں ہے -

श्री व्ही. डी. देशपांडे:— अिस के डीटेल्स में मैं नहीं जा रहा हूं । लेकिन सवाल यह हैं कि मिनिस्टर साहब पिछले साल यह जवाब देते हैं कि जितने रुपये का गबन हुआ-और बाकी रकमों के लिये बांडज लियेगये हैं । अब जब सवाल किया जाता है तो कहा जाता है कि अुस शख्स का जिससे कोअी ताल्लुक नहीं है , हालांके वह शख्स अुन लोगों में से अेक था जिनसे बांडज लिये गये थे। जिस तरह से अेकदूसरे से कान्ट्रडिक्टरी स्टेटमेंटस किये जाते हैं ।

مسٹر اسپیکر - اس کے بارے میں جو کوشش کرنا تھا وہ کیگئی -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:— वह नहीं हुअी है यही मैं कहता हूं । डेप्यूटी मिनिस्टर साहब से जो अब जवाब मिला हैं वैसा वाकया नहीं है । पिछले साल के सवाल के जवाब में कहागया था कि बांडज लिये गये हैं । अगर यह सही है तो कौन से अशखास से बांडज लिये गये. अुनके नाम मालूम होने चाहिये। और अुनमें जिनका भी नाम शरीक है या नहीं यह सवाल हैं ।

شری مہدی نواز جنگ - یہ سوال اگر اوس وقت کیا جاتا کہ کتنے اشخاص سے بانڈ لیا گیا ہے تو منسٹر صاحب جواب دیدیتے - یہ سوال در اصل پیدا ہوا تھا اون ارکان

کے درمیان جو ٹاکا سے متعلق تھے - معزز ارکان اپوزیشن اس میں دیکھینگے کہ کہیں بھی منسٹر نے یہ نہیں کہا کہ سکرٹری سے بانڈ لیا گیا - اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ "باقی رقم وصول کرنے کے لئے بانڈ لئے گئے -"

شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) سوال میں " دی دن سکرٹری " (The then Secretary) تھا اوس کا جو جواب دیا گیا اوس سے یہ سمجھا جائیگا کہ یہ جواب اوسی سکرٹری سے متعلق ہے -

شری مہدی نواز جنگ - جواب ملاحظہ فرمائے - سکرٹری کا نام اوس میں نہیں ہے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردھن - عام) ۱۲ - ڈسمبر سنہ ۱۹۵۲ع کو اکسائز منسٹر نے کہا تھا کہ ....

مسٹر اسپیکر - اس موقعہ پر سوالات کرنے کا اختیار تمام ممبران کو نہیں ہے - (۹۷) ہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ

Any member who has previously intimated to the Speaker may be permitted to put a question for the purpose of further elucidating any matter of fact.

گویا ہر ممبر کو سوال کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے - دوسری چیز یہ ہے کہ گو میں نے اجازت دی ہے اور میں اس کو کلوز (Close) کرنا نہیں چاہتا لیکن جو چٹھی میرے پاس آئی ہے وہ ڈسکشن شروع ہونے کے بعد آئی ہے جو ایک ٹیکنیکل (Technical) غلطی ہے -

اس لئے میں بجز ایک صاحب کے جنھوں نے نوٹس دی ہے کسی کو اجازت نہیں دے سکتا -

شری اے - راج ریڈی - پریویس کے معنی یہ نہیں کہ ڈسکشن شروع ہونے کے پہلے دیا جائے بلکہ ......

مسٹر اسپیکر - ڈسکشن شروع ہونے کے پہلے نوٹس ملنی چاہئے - اگر ڈسکشن شروع ہونیکے بعد ایک چٹھی کے بعد دوسری چھٹی آئے تو پہلی چھٹی کو پریویس نہیں سمجھا جاسکتا -

شری بنڈم واسدیو - جس وقت میں دینے والا تھا چیف منسٹر صاحب تقریر کر رہے تھے - سکرٹری صاحب بھی نہیں تھے - کوئی چپراسی بھی نہیں تھا میں اٹھ کر وہاں نہیں آسکتا تھا -

مسٹر اسپیکر - آپ کے لئے کوئی عذر نہیں ہوسکتا لیکن آپ دوسروں کے لئے کینواس (Canvass) کر رہے ہیں -

Shri Annajirao Gavane (Parbhani) *:* There is no question of canvassing.

طریقه یه هونا هے که نوٹس کسی ایک کی طرف سے بهیجی جاتی هے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میرا هرگز یه منشا نہیں هے که جو تقریر کرنا چاهتے هیں اور جنهوں نے نوٹس دی هے اون کو روکدوں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ سوال کی اهمیت کے لحاظ سے دوسروں کو بهی اجازت دیجانا مناسب هے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جو چٹهیاں میرے پاس آئی هیں ان میں آپ کا نام نہیں هے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:– समय खतम हो रहा है । नोटीस देनेवालों में मेरा नाम है बिस लिये मेरा जो सवाल है अुस पर मैं आपकी रूलिंग चाहता हू । पिछले साल हमने सवाल पूछा था । अुस वक्त बिसके बारे में अलग जवाब दिया गया है और अिस वक्त अलग दिया गया । अुस वक्त कहा गया कि फलां फलां टाका के जो शक्स सेक्रेटरी थे अुनके खिलाफ गबन चार्ज था और अिस लिये अुनसे बांडज लिये गये, और कहा गया कि अुनके खिलाफ कार्यवाही हो रही है । अब अेक साल बाद यह जवाब मिलता है कि अुनके खिलाफ कोअी कार्यवाही नही हो रही है । मेरा अेतराज बिसीपर है । सवाल यह है कि क्या बैसे कांटेडिक्टरी और गलत जवाबात यहां पर दिये जा सकते है?

مسٹر اسپیکر ۔ معلوم هوتا هے که سکرٹری کے نام کے بارے میں کچھ کنفیوژن (Confusion) هورها هے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:– अगर कोअी कन्फूजन (Confusion) हुआ है तो बैसा डेप्यूटी मिनिस्टर साहब साफ साफ बतादें, हम अुसको भी कबूल कर लेते हैं ।

شری مہدی نواز جنگ ۔ جوابات بالکل صاف هیں ۔ فرق اتنا هی هے که کوئی سوال تلگو میں هے تو کوئی کنڑی میں هے یا کوئی مرهٹی میں هے ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ پہلے جواب میں صاف طور پر کہا گیا تها که غبن کے سلسله میں سکرٹری کو علحده کیا گیا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کون سے سکرٹری هیں کیا نام هے یه نہیں بتایا گیا تها ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ پرشوتم ریڈی کا نام لیکر سوال کیا گیا تها اسلئے ظاهر هے که اوسکا جواب بهی اون هی سے متعلق هوگا ۔ دوسرا سوال یه پوچها گیا تها که رقم وصول کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے گئے ۔ جواب دیا گیا تها که ۱۰ هزار روپیه وصول کئے گئے اور باقی کے متعلق بانڈ لئے گئے ۔ یه جواب دیا گیا ۔ اب کہا جاتا هے که اس سے اون کا کوئی تعلق نہیں هے ۔ یه جواب کنٹراڈکٹری (Contradictory) هو جاتا هے ۔

(...)

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ جنرل باڈی میٹنگ میں انکو علحدہ کردیا گیا ہے اسکا تعلق تعلقہ مارکٹ کمیٹی سے کیا ہے ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ اس میں صاف لکھا گیا ہے کہ پرشوتم ریڈی " دن سکریٹری " (Then Secretary) اسکے باوجود بھی چھپانے کی کوشش کی جا رہی تھی ۔ کیا اسطرح سے ہوسکتا ہے ؟ ہم رولنگ چاہتے ہیں ۔

شری مہدی نواز جنگ ۔ نام چھپانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے ۔ آربیٹریٹر (Arbitrator) نے جن اشخاص کو ذمہ دار قرار دیا ہے انکے ذمہ رقوم بھی متعین کئے گئے ہیں اسکے بعد ڈپٹی منسٹر پرشوتم ریڈی کو کیسے ذمہ دار قرار دیتے اسلئے انکا نام شریک نہ کرنا بالکل واجبی تھا ۔

شری پنڈم واسو دیو ۔ ایک اور سوال ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ وہ آئندہ دیکھا جائیگا ۔

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Saturday the 10th April, 1954.
